

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز پیر مورخہ 11 اپریل 2011 بمطابق 7 جمادی الاول
1432 ہجری دوپہر چار بجے منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔
وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَّصُوا بِالْحَقِّ
وَتَوَّصُوا بِالصَّبْرِ۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ۔
(ترجمہ): عصر کی قسم۔ کہ انسان نقصان میں ہے۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے
اور آپس میں حق (بات) کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔ وَآخِزِ الدَّعْوَانَ أَنِ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور اس کے جوابات

جناب سپیکر: ’کوئٹہ: ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔

جناب سپیکر: سوال نمبر؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: سوال نمبر 52 سر۔

Mr. Speaker: Fifty two, ji.

* 52 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد میں حالیہ انتخابات 2008 کے انعقاد کیلئے نگران حکومت کا قیام عمل میں لایا گیا تھا;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن میں نگران حکومت کی طرف سے محکمہ آبپاشی، سوشل ویلفیئر اور دیگر محکموں کو ترقیاتی کاموں کیلئے فنڈز جاری کئے گئے تھے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) ملاکنڈ ڈویژن کے مختلف محکموں / پراجیکٹس کو جو ترقیاتی فنڈز جاری کئے گئے ہیں، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز جو ترقیاتی کام اس دوران کئے گئے ہیں، ان کی تفصیل بھی فراہم کی جائے;

(2) رورل واٹر سپلائی اور سینیٹیٹیشن پراجیکٹس سے پی ایف 97، تحصیل ادیزئی میں جو ترقیاتی کام منظور ہوئے ہیں، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) (1) ملاکنڈ ڈویژن میں نگران حکومت کے دوران مختلف محکموں / پراجیکٹس کو ترقیاتی فنڈز جاری کئے گئے تھے جن کیلئے رقم بجٹ میں مختص کی گئی تھی۔ ان کی تفصیل 2008-09 کی بجٹ کتابوں میں موجود ہے جو ہر ممبر صوبائی اسمبلی کو بجٹ پیش کرتے وقت فراہم کی گئی تھی جس میں ملاکنڈ ڈویژن سے متعلق سکیموں کو جاری شدہ فنڈز کی تفصیل ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(2) جہاں تک رورل سپلائی اور سینی ٹیشن پراجیکٹس سے پی ایف 79، تحصیل ادیزئی میں منظور ہونے والے کاموں کا تعلق ہے تو اس ضمن میں متعلقہ محکمہ بہتر طور پر جواب دے سکتا ہے۔

Mr. Speaker: Ji, any supplementary?

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: ہاں جی۔ یو خو کوئسچن جی، دا Notice received on 11-05-2008، Reply received on 08-04-2011، Department on 15-05-2008، صرف درے کالہ پس جی جواب راروان دے۔

جناب سپیکر: صرف درے کالہ کبے جواب راغے؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جی درے کالہ کبے جواب راغے۔ بل جی ضمنی کوئسچن مے دا دے چہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو منٹ جی او دریرہ، اول دا Decide کرو جی۔ یہ کس ڈیپارٹمنٹ سے ہے؟ جی فنانس منسٹر صاحب، پہلے یہ Explain کریں کہ 2008 میں کون کسچن چلا گیا تھا اور 2011 میں جواب آیا ہے، یہ تین سال کیا کر رہے تھے؟

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب، کہ تاسو او گورئی دے تہ جی، د ذاکر اللہ خان کوئسچن دغہ شوے دے، یو خو ڈیویلمنٹ سیکشن دغہ دے، بل 15-02-2011 باندے پہ دیکبے جواب یو ورکرے شوے دے، بیا 09-04-2011 باندے Submit شوے دے جی خو چہ کلہ دا راشی جی نو پہ ہغہ ورخ باندے یا د اسمبلی سیشن اونہ شی یا د اسمبلی اجلاس ملتوی شی یا خہ وجہ باندے دا کوئسچن دغہ نہ شی۔

جناب سپیکر: یہ جو جواب آیا ہے کہ پی ایف اتے میں کاموں کا تعلق ہے تو اس ضمن میں متعلقہ محکمہ بہتر طور پر جواب دے سکتا ہے، نو دا ئے پہ 2008 کبے دا جواب نہ شو ور کولے چہ دا ئے پہ 2011 کبے ور کرو؟

وزیر خزانہ: سپیکر صاحب، پہ ہغہ وخت کبے ہم مونر دا خبرہ، دا جواب د ہغہ ورخو دے جی، کہ تاسو او گورئی جی او ماسرہ دا شیڈول شتہ دے چہ خو خو خلہ دا راغلے دے د اسمبلی پہ فلور خو بیا اونہ شی۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: د 2008 نه پس اجلاس نه دے شوے۔ چیف سیکرٹری کو ہدایت کی جاتی ہے کہ تین دن میں اس کے خلاف ایکشن لے لیں اور اسمبلی کو انفارم بھی کر لیں۔ (تالیماں) جی تاسو، دیکھنے خو ہغوی خان خلاص کرے دے۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جی؟

جناب سپیکر: ہغوی خو وائی چہ دا زمونہ کار نہ دے، دا د بلے محکمے کار دے۔
ڈاکٹر ذاکر اللہ: نہ جی، نہ دے۔

جناب سپیکر: اوس بہ درے کالہ ہغے تہ گورے۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: نہ جی، جواب ئے راکرے دے جی او زہ ہغے کنبے یو ضمنی کوئسچن پرے کومہ جی۔ زہ دا وایمہ جی، تاسو دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زما جی تاسو دا سوال لہ واورئ۔

جناب سپیکر: جی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زہ دا وایمہ چہ پہ ملاکنڈ ڊویژن کنبے پہ نگران حکومت کنبے ترقیاتی کارونہ شوی دی او کہ نہ دی شوی؟ ما تہ د ہغہ ترقیاتی کارونو تفصیل راکرئ او چہ پہ ہغے باندے خومرہ رقم خرچ شوے دے ہغہ راتہ راکرئ چہ پہ کوم خائے کنبے شوی دی؟ نو دوئی ماتہ وائی چہ دا د 2008 او د 2009 پہ اے ڊی پی کنبے چہ کوم کتابونہ مونہ ممبران اسمبلی تہ ورکری ووپہ ہغے کنبے دا تفصیل موجود دے۔ زہ دا وایمہ چہ جی زہ خو تپوس د نگران حکومت د ترقیاتی کارونو کومہ چہ ہغوی پہ کوم کوم خائے کنبے، پہ ملاکنڈ ڊویژن کنبے او خاصکر پہ دیر کنبے کارونہ کری دی نو دوئی مالہ د 2008-09 چہ ہغہ دا اسمبلی جوہرہ شوے وہ، د دے جواب راکوی نو دا نگران دور خود دے نہ مخکنبے وو جی، نو دائے جی خومرہ پہ مہارت سرہ، پہ جھوٹ باندے دا دغہ مبنی دے جی نو دا تحقیقات غواہی او زہ خو وایم چہ دا خو ظلم دے۔ ظلم نہ دے جی چہ زہ د نگران حکومت تپوس کوم او دوئی زمونہ نہ دومرہ بیوقوف جوہروی چہ د 2008 او د 2009 پہ اے ڊی پی کنبے موجود دی؟ بیا د 2008 او د 2009 پہ

اے ڊی پی کبنے کہ موجود دی نو تا سو تہ پتہ دہ جی چہ امبريلا سکیم راشی نو
هغه له خو لکه دو سو پرائمری سکولز راغلل نو په هغه کبنے به زه خنگه
تفصیل معلوم چہ یرہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودرپرہ، اودرپرہ ڊاکټر صاحب، د گورنمنټ سائڊ نه واوړو کنه چہ
هغوی خه، (وزیر خزانہ سے) تا سو جواب ور کوئی کہ پلاننگ والا، بل څوک دی؟

وزیر خزانہ: سپیکر صاحب، هم د پی اینڊ ڊی سره Related سوال دے۔

جناب سپیکر: دا د هغوی دے؟

وزیر خزانہ: د پی اینڊ ڊی سره، د ډیویلمنټ خبره کوی ذاکراللہ خان جی، د پی
اینڊ ڊی سره Related سوال دے جی۔

جناب شیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: خزانہ۔

وزیر خزانہ: نه نه، هغه خو خزانہ لیکلے دہ خو نور د پی اینڊ ڊی سره Related سوال
دے جی او دیکبنے چہ کوم۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی؟

ڊاکټر ذاکراللہ خان: بنه واضحه دے جی، پکبنے ئے لیکلے دی چہ کوم ترقیاتی فنڊز
جاری شوی دی، د هغه تفصیل را کړئ نو ترقیاتی فنڊ د پی اینڊ ڊی نه جاری
کیږی او که د فنانس نه جاری کیږی؟ دا خو صفا ستھرا خبره دہ او په دیکبنے خه
دی؟

جناب سپیکر: جی آنریبل منسټر صاحب، هغه وائی چہ تا سو نه جاری کیږی۔

وزیر خزانہ: سپیکر صاحب، په دیکبنے بعض داسے امبريلا سکیمز دی جی یا کوم
چہ په اے ڊی پی کبنے اناؤنس شی لکه Last ڀیره اے ڊی پی کبنے کوم سکیمز
راغلی دی جی نو بیا فنانس، د Approval هغوی ته پتہ وی، ډیپارټمنټ ته چہ
څومره سرینډر شوی دی یا د څومره ایلو کیشن شوی و، آیا هغه Expenditure
شوی دے که نه دے شوی جی؟ نو پی اینڊ ڊی یا ایډمنسټریټو کوم ډیپارټمنټ چہ

کار کوی نو هغه زیات طریقے سره وئیلے شی چه دا دومره Excess شوے دے یا دومره سریندر شوی دی یا دومره Expenditure شوے دے جی۔

جناب سپیکر: داتاسو خه Probe غواړئ، دیکبنے نور مخکبنے؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زه جی دا غواړم۔۔۔۔

جناب سپیکر: که هغوی درسره حمایت کوی نو کمیٹی ته به لار شی خو که هغه، اودرپره، همايون خان، فنانس منسټر صاحب۔

وزیر خزانہ: سپیکر صاحب، دا سوال اول پی اینډ پی ته تلے وو جی، مونږ ته بیا په 15-02-2011 باندے دا راغلے دے جی خو که بیا هم ذاکر اللہ خان داسے خه دغه وی نو مونږ ورسره کبنیناستو ته تیار یو۔ پی اینډ پی والا به هم کبنینی، مونږ به هم کبنینو، ایډمنسټریټو ډیپارټمنټ به هم کبنینی د دوئی تسلی د پارہ جی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: که دوئی د سوال جواب را کرو نو۔۔۔۔

جناب سپیکر: هغه باندے چه اوس خه ایکشن واغستے شی، فنانس منسټر وائی چه مونږ دواړه منسټران به ورسره کبنینو، که هغه کلیئر کیری ستاسو مسئله نو۔۔۔۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: بس جی په هغه کبنے کلیئر کیری نه، ځکه چه دا تفصیل ماته راکول غواړی چه هغه دوئی تیار کړی، راکړی ماته او کمیٹی ته هیخ ضرورت نشته چه لار شی۔

جناب سپیکر: بس جی۔۔۔۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: خبره زما جی، تاسو ته ریکویسټ کومه۔

جناب سپیکر: تههیک شوه جی، بس تههیک شوه۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: که د دے جواب ملاؤ نه شو نو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ډاکټر صاحب! تههیک شوه مخکبنے 'کوئسچنز آور' ډیر زیات دے، Within three days دوئی ته انفارمیشن رااولیږئ، اسمبلی ته انفارمیشن رااولیږئ۔ سکندر حیات خان شیرپاؤ صاحب، پلیز، سوال نمبر 1210 -

* 1210 _ جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

- (الف) آیایہ درست ہے کہ بینک آف خیبر مختلف لوگوں کو قرضے فراہم کرتا ہے؛
- (ب) آیایہ بھی درست ہے کہ بینک آف خیبر میں مختلف آسامیوں پر لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے؛
- (ج) آیایہ بھی درست ہے کہ حکومت بینک آف خیبر کی مینجمنٹ کو تبدیل کرنے کا سوچ رہی ہے اور اسے پرائیویٹ پارٹی کے حوالے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛
- (د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

- (1) بینک آف خیبر کے گزشتہ تین سالوں کی مالیاتی فہرست و قرضوں کی تفصیل، نیز قرضہ دینے کی شرائط و ضوابط اور کتنے قرضہ جات کو Bad debt ظاہر کیا گیا ہے، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؛
- (2) گزشتہ تین سالوں کے دوران مذکورہ بینک میں کتنے لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

- (3) مذکورہ بینک کی کل کتنی برانچیں کام کر رہی ہیں، نیز منافع بخش اور غیر منافع بخش برانچوں کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؛

- (4) مذکورہ بینک کی مینجمنٹ کی تبدیلی اور اسے پرائیویٹ پارٹی کے حوالے کرنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے۔

- (د) (1) بینک آف خیبر نے گزشتہ تین سالوں میں تقریباً 29 ارب 81 کروڑ روپے کے قرضے دیئے ہیں جن میں ایک ارب 44 کروڑ کے قرضہ جات سٹیٹ بینک آف پاکستان کے قواعد و ضوابط کے مطابق Bad debt قرار پائے۔

- (2) گزشتہ تین سالوں میں بینک آف خیبر کی سولہ نئی برانچیں کھولی گئی ہیں جن کی افرادی قوت کی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے مختلف آسامیوں پر لوگوں کو مستقل بنیادوں پر بھرتی کیا گیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

مدت	آسامیوں پر بھرتی
سال 2008	48

58	سال 2009
82	سال 2010
188	کل

یہ امر قابل ذکر ہے کہ گزشتہ تین سالوں میں مذکورہ بینک سے 77 ملازمین مستعفی یا ریٹائرڈ ہوئے۔
 (3) بینک آف خیبر کی کل برانچوں کی تعداد 52 ہے جس میں 29 کنونشنل اور 23 اسلامک برانچیں ہیں۔
 ان میں 35 برانچیں منافع بخش اور 17 برانچیں غیر منافع بخش ہیں۔ غیر منافع بخش برانچوں میں زیادہ تر کا
 تعلق ان برانچوں سے ہے جو حال ہی میں کھولی گئی ہیں اور ان کو منافع بخش ہونے میں کچھ عرصہ (ایک
 سال) درکار ہوگا۔

(4) اس ضمن میں صوبائی حکومت کی مقرر کردہ کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں Change of
 Management کا بغور جائزہ لیا جا رہا ہے۔ چونکہ بینک ایک کمرشل ادارہ ہے جس کی کارکردگی میں
 مزید بہتری لانے کیلئے حکومت چاہتی ہے کہ وہ اپنے 51% شیئرز برقرار رکھتے ہوئے بینک کے انتظامی امور
 چلانے کیلئے بہترین حکمت عملی اختیار کرے جس میں Change of Management بھی ایک آپشن
 کے طور پر زیر غور ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، دیکھنے خود وہ درے زما دغہ دی جی۔
 یو جو جناب سپیکر چہ کوم ڊیٹیلز ما غوبنتی دی، هغه هغه شان پوره ڊیٹیلز مونیر
 ته ملاؤ شوی نه دی۔ که دیکھنے او گورئی جناب سپیکر، په دے (د) کنبے لاندے
 چه دے ما د Bad debt ټول ڊیٹیلز غوبنتی دی، دوئ صرف ماتہ دا دغہ را کړی
 دی چه درے کالو کنبے مونیر 29 ارب او 81 کروڑ روپئ قرضه ور کړے ده چه
 هغه کنبے ایک ارب او 44 کروڑ Bad debt ڊ کلیئر شوے دے۔ جناب سپیکر چه
 هغه ڊیٹیل خه غوبنتی وو، هغه ئے مونیر ته نه دے را کړے۔ ما ته احساس دے چه
 دا زمونږ د صوبے یو اثاثه ده او مونږ دا نه غواړو چه دا بدنامه شی خو کم از کم
 دا غواړو چه دلته کنبے مونږ دا کوم کوئسچنز کوؤ چه دا اثاثه صحیح طریقے
 سره او چلیبری او دا د صوبے ډیر پکار راتلے شی چه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب آنریبل منسٹر صاحب، Finance Minister Sahib, please reply۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بی بی! آپ۔۔۔۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جناب، میرا ایک ضمنی ہے اس میں جی۔

جناب سپیکر: یو منٹ منسٹر صاحب! دوئی ہم یو سپلیمنٹری، نور سحر بی بی۔

(الحاج حبیب الرحمان تنولی، رکن اسمبلی سے) اس کے بعد آپ لیکن Not more than three۔
محترمہ نور سحر: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، اس میں ایک یہ ہے کہ مفتی کفایت اللہ صاحب
کا ایک کونسلین آیا تھا، اسمبلی کو کونسلین تھا، کونسلین نمبر 10، یہ میں آپ کو دے دوں۔ (اسمبلی ملازم سے)
داور کچہ۔ اس میں اگر ڈیٹیلز دیکھیں تو اس میں جو ڈیٹیلز دی ہوئی ہیں، اس میں اتنا فرق کیوں ہے؟
ایک ارب کا Difference یہاں پر یہ بتاتے ہیں ہمیں، ایک ارب کا، یہ یہاں بتاتے ہیں کہ ایک ارب
چوالیس کروڑ کے قرضہ جات سٹیٹ بینک کی طرف سے قواعد و ضوابط کے مطابق Bad debt کر رہے
ہیں۔ یہاں پر یہ چوالیس کروڑ بتاتے ہیں تو اتنا بڑا Difference کہاں پر، یہ ایک کروڑ روپے غائب
ہو گئے۔ دوسرا کونسلین اس میں یہ ہے کہ ہمیں یہ Bad debt کی Definition دے دیں کہ Bad
debt ہوتا کیا ہے؟ اس میں تو مجھے سمجھ نہیں آئی کہ Bad debt میں معاف کیا جاتا ہے لیکن کچھ
Percentage سٹیٹ بینک کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی! ایک وقت پر ایک کونسلین کیا کریں۔ جی تنولی صاحب، حبیب الرحمان تنولی صاحب۔
الحاج حبیب الرحمان تنولی: سر، میرا ضمنی کونسلین یہ ہے جی کہ آیا وزیر خزانہ صاحب یہ پسند فرمائیں گے
کہ یہ جو ایک ارب چوالیس کروڑ روپے کے بقایا جات ہیں، Bad debt ہیں اسکی فہرست اسمبلی میں پیش
کرنا چاہیں گے؟

جناب سپیکر: جی، جناب آرنہیل فانس منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر خزانہ: سپیکر صاحب، زہ ستاسو پہ وساطت سرہ معزز ممبر سکندر خان،
نور سحر خور او حبیب الرحمان تنولی صاحب تہ دا خبرہ کوم، چونکہ بینک د
بینکنگ ایکٹ، کمپنیز آرڈیننس د لاندے جی کار کوی، ہغے کنبے (A) 33
داسے یو سیکشن دے چہ ہغہ بعضے انفارمیشن داسے دی چہ ہغہ د بینک پہ
انٹرسٹ کنبے نہ وی نو ما وختی سکندر خان سرہ ہم خبرہ او کپلہ او چہ کوم
معزز ممبران داسے غواری، شہ انفارمیشن او ہغہ د بینک پہ مفاد و کنبے وی

نوزہ بہ ورسرہ، ہغہ ورخ بہ مونر کیردو، مونر یو وارے یو میتنگ ایبنودے ہم وو، ستاسو پہ نوٹس کنبے بہ وی، تاسو تہ مو کاپی رالیولے وہ جی، دے ممبرانو صاحبانو تہ مولیترز کری وو جی خو پہ ہغہ ورخ نورسحر بی بی حاضرہ شوہ، کیدے شی نور ممبر صاحبان یا Busy وو یا خہ وو، نو پہ دے وجہ باندے ہغہ میتنگ بیا اونہ کرے شو نوزما بیا ہم جی تاسو تہ ریکویسٹ دے کہ دا ممبران صاحبان مونر سرہ کنبینی۔۔۔۔۔

آوازیں: د میتنگ اطلاع نہ وہ شوے۔

جناب سپیکر: جی، د میتنگ اطلاع نہ وہ شوے؟

جناب ثاقب اللہ خان چکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: زہ وایم چہ دیکنبے سیکنڈ پورشن ہم تاسو اوگورئی جی، کوم چہ د پوسٹس ما تپوس کرے دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: او درپرہ جی۔ No more supplementary، سپلیمنٹری بس جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: دے پوسٹس کنبے ہم دوئی ڈیٹیلز نہ دی را کری جی نو خکہ د Bad debts والا کہ دوئی دا وائی چہ چونکہ د کمپنیز ایکٹ لاندے ہغہ شان مونر ٲول ڈیٹیلز نہ شو ور کولے حالانکہ لبر ڈیر د ہغے ڈیٹیلز دوئی ور کولے شو، نومونہ نہ ور کولے خو چہ دومرہ ئے دغہ کرے وے چہ ولے دا Bad debts ڈیکلیئر شو یا آیا کوم افسرانو چہ دا ور کری دی، ہغوی ہغہ شان Due deletions نہ وو کری، خہ لبر ڈیر ڈیٹیلز پکار وو چہ دوئی رامخامخ کرے وے چہ دا ولے داسے دغہ شو؟ خکہ درے کالو کنبے یو ارب او چوالیس کرو روپی ڈیر لوے شے دے جناب سپیکر، زمونر غریبہ صوبہ دہ او ہغے کنبے دومرہ داسے دغہ کیری نو دا بہ ڈیر دغہ شی او دویم دا تش پوسٹونہ درے کالو کنبے چہ دوئی دغہ کرے دی، د ہغے ہم دوئی صرف دا لیکھی چہ سال 2008 میں اڑتالیس بندے ہم نے بھرتی کیے ہیں، 2009 میں اٹھاون، 2010 میں بیاسی، د ہغے ماترے ڈیٹیل غوبنتے وو او د ہغے ہیخ ڈیٹیل ئے نہ دے را کرے جی۔

جناب سپیکر: جی، جناب آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ: سپیکر صاحب، ماہم دغہ ذکر او کرو جی چہ ہغہ وخت کنبے ستاسو چہ کوم ہدایات وو، د ہغے پہ رنرا کنبے عبدالاکبر خان تہ، اسرار گندا پور صاحب تہ، قلندر لودھی صاحب تہ، ثاقب اللہ چمکنی، ملک قاسم صاحب او نور سحر بی بی تہ جی دا مونر لیٹر کرے وو، مونر ریکویسٹ کرے وو چہ پہ ہغہ ورخ کنبینی خو پہ ہغہ ورخ دا میتنگ منعقد نہ شو او مونر اسمبلی انفارم کرے دہ دے نہ چہ ہغہ میتنگ دغہ نہ شو جی۔ بل کہ بینک کنبے دا ریکروٹمنٹ شوے وی، مونر خو تعداد بنود لے دے، خہ ملازمین دی لکہ 77 ملازمین ریٹائر شوی دی پکنبے جی، ہغہ بینک ئے پرینود دے دے پہ جور باندے کہ دغہ ڈیٹیلز جی پوسٹ وائز غواری نو ہغہ بہ مونر Provide کرو سکندر خان صاحب تہ یا دے ہاؤس تہ کہ تاسو وائی یا سکندر خان تہ وائی نو ہغہ بہ مونر Provide کرو جی۔

جناب سپیکر: جی موور! اگر یہ سیکریسی کی بات جو آپ بتا رہے ہیں تو آپ سیشن کے بعد اسمبلی یا اس اجلاس کے بعد آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور یہ موورز جتنے بھی ہیں، تینوں کی وہ کریں، ثاقب اللہ خان کو بھی بلائیں۔

وزیر خزانہ: بالکل جی تھیک دہ، تھیک دہ جی۔

جناب سپیکر: جی۔ Next نور سحر بی بی، سوال نمبر؟

Ms. Noor Sahar: Question No. 1198.

Mr. Speaker: 11?

Ms. Noor Sahar: 1198.

جناب سپیکر: جی۔

* 1198 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بینک آف خیبر کی کارکردگی اچھی ہو رہی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ تین سالوں کے دوران مذکورہ بینک کی کل ایکویٹی،

ریزرو، کل اثاثہ جات، لیز پورٹ فولیو، کریڈیٹ ریٹنگ اور کریڈٹ پورٹ فولیو کی تفصیل الگ الگ فراہم

کی جائے؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ بینک آف خیبر کی کارکردگی

سال بہ سال اچھی ہو رہی ہے۔

(ب) گزشتہ تین سالوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

تفصیل	31 دسمبر 2007	31 دسمبر 2008	31 دسمبر 2009
ایکویٹی	5 ارب 54 کروڑ 4 لاکھ 60 ہزار	5 ارب 67 کروڑ 78 لاکھ 16 ہزار	5 ارب 26 کروڑ 46 لاکھ 33 ہزار
ریزرو	1 ارب 31 کروڑ 75 لاکھ 20 ہزار	1 ارب 43 کروڑ 63 لاکھ 59 ہزار	43 کروڑ 53 لاکھ 42 ہزار
کل اثاثہ جات	29 ارب 71 کروڑ 19 لاکھ 32 ہزار	31 ارب 33 کروڑ 89 لاکھ 89 ہزار	38 ارب 81 کروڑ 57 لاکھ لاکھ
لیز فورٹ فولیو	50 کروڑ 73 لاکھ 18 ہزار	72 کروڑ 24 لاکھ 76 ہزار	71 کروڑ 92 لاکھ 74 ہزار
ریٹنگ لانگ ٹرم / شارٹ ٹرم	BBB+ A-2	BBB+ A-2	BBB+ A-3U
کل قرضہ جات کریڈٹ پورٹ فولیو	12 ارب 17 کروڑ 40 لاکھ 26 ہزار	14 ارب 92 کروڑ 51 لاکھ 19 ہزار	14 ارب 82 کروڑ 7 لاکھ 46 ہزار

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: Yes Sir۔ سر، دیکھنے زما دوہ سپلیمنٹری دی۔ یو خود اچہ دوئی کوم ڈیٹیل رالیبرلے دے نو پہ 03-24 باندے دوئی مونبرلہ رالیبرلے دے نو ما ورنہ د درے کالو ڈیٹیل غوبنتولو نو پکار دہ چہ دوئی مونبرلہ د 2010 پکبنے ڈیٹیل رالیبرلے وے نو ہغہ پکبنے شامل نہ دے۔ دا دوہ پیرے دوئی تہ 'ریمانڈیر' لارو او دوئی د ہغے باوجود ہم دا دویم خل دے چہ دا کوئسچن راغے، د 2010 ڈیٹیل پکبنے نشہ۔ دویم کوئسچن زما دا دے چہ دلته دا ایکویٹی دومرہ کم دوئی ولے Show کوی؟ کوم چہ فگر دے تاسو او گورئی 5 ارب 54 کروڑ 4 لاکھ

67 ہزار دے او بیا پکبنے 5 ارب 67 دے ، بیا پکبنے 5 ارب 26 دے نو دا
ایکویٹی دومرہ کم ولے Show کوی؟

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زہ بہ ریکویسٹ کوم چہ یو منٹ ما
تہ را کړئ۔ سر، دا سپلیمنٹری کوئسچن Explain کول غواړی۔ سر، داسے ده چہ
وړومبئ ایکویٹی چہ کله هم د بینکنگ سیکٹر Calculate کیږی هغه Paid
Paid of capital plus reserves، وی، دلته تاسو او گورنری سر، Paid
of equity plus reserves دوہ دغه دی۔ زما وړومبے سوال دا دے چہ دوئ کل
اثاثہ جات چہ کوی نو دغه کبنے ایکویٹی او Reserves ایډ دی لگیا دے نو دا
خو غلطه خبره ده، داترے تپوس کوم چہ دا ئے ورکبنے ایډ کړے دے که بیل ئے
بنودلے دے؟ دویمه سر تاسو ایک نمبر کبنے او گورنری چہ "جی ہاں، یہ درست ہے کہ
بینک آف خیبر کی کارکردگی سال بہ سال اچھی ہو رہی ہے۔" ایکویٹی کمیٹی سر، په 2009
کبنے 637 ملین دا د دوئ په ویب پیج تاسو لار شئ د خیبر بینک Loss شوے
دے، چہ پرافٹ ترے اخوا کوئ نو 398 ملین Accumulated loss دے جی، نو دا
بینک به څنگه بنه کیږی؟ دے کال 2010 تاسو بینک سٹیٹمنٹ او گورنری سر،
بیلنس شیٹ چہ او گورنری په هغه کبنے سر 164 ملین پرافٹ بنائی، سٹیٹ بینک
ریگولیشنز دا دی چہ یو بلین به تاسو په څلور کالو کبنے، 13 بلین ټارگٹ به
Reserves کبنے ساتی، کیپیٹل به ساتی۔ جناب سپیکر صاحب، دے کال 8 بلین
ټارگٹ وو دوئ په بینک باندے، مونږه ته ئے دلته کبنے را کړے نه دے، 5.64
بلین بنائی چہ زمونږ Capital gain دے، بیا Advance shares subscriptions
بنائی 3.24 بلین چہ دا مونږ هغه کبنے، نو هغه 8 بلین ټارگٹ ئے پوره کړے
دے۔ اوس سر مسئله داسے ده چہ دا Advance share subscription خو به
زمونږ د پیسو نه راځی، بل دا چہ یو بلین چہ کله په یو کال 2009 کبنے تاسو
Accumulated loss 398 ملین دے، دے ځل تاسو 164 ملین خالی پرافٹ کړے
دے نو سر زه دا تپوس کوم چہ دا ټارگٹ چہ دے دا به د چرته نه پوره کیږی، دا به
زمونږ د پیسو نه پوره کیږی که نه دا به څنگه کیږی؟ نو دا خو ټول غلط جواب
دے سر۔

Mr. Speaker: Ji. Ji, Sattar Khan, next question, supplementary question, only question.

جناب عبدالستار خان: شکریہ جناب۔ جناب سپیکر، اس میں جو تین باتیں تھیں، ایکویٹی اور Total reserves assets، اس میں ہمیں جو لسٹ دی گئی ہے 09،08،2007 کی، جس میں ایکویٹی جو ہے وہ 31 دسمبر 2009 میں کم ہے۔ دوسرا Reserves جو ہیں سر، مطلب 2008 میں ایک ارب 43 کروڑ ہیں اور 2009 میں 43 کروڑ ہیں تو یہ تو اس میں بہت بڑا Difference ہے۔ تیسرا لیز فورٹ فولیو جو ہے، وہ 2009 میں کم ہے اور اوپر جناب منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے کہ بینک کی کارکردگی بہتر ہو رہی ہے، اس لئے ہمیں سمجھ نہیں آرہی ہے کہ کیسے کارکردگی بہتر ہو رہی ہے؟ یہ تو۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance, please.

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب، یو خو ثاقب خان چہ خنگہ دغہ کوی جی، دا ایکویٹی کوئسچن دا سے شوے وو، نور سحر بی بی دا سے کوئسچن کرے وو چہ دا ایکویٹی ہغے کبے شامل نہ دے جی، لکہ بیا Reserves کہ تاسو او گورئ، دا سوال سپیکر صاحب، مونر تہ درے خلہ راغلی دے جی، پہ ہغے کبے اوس جی مونر توپل دغہ چہ بنود لے دے، دا ریتنگ زمونر د بینک آف خیبر جی ہغہ اوس A-2 تہ رسید لے دے جی۔ کلہ چہ مونر راغلی وو ہغہ وخت کبے BBB وو جی، اوس جی A-2 تہ رسید لے جی او کوم ملگری، دا دوستان، دا زمونر معزز ممبران صاحبان دا او غواری او خنگہ چہ تاسو حکم او کرو، د دغہ نہ پس بہ ورسرہ بینک آف خیبر ایم ڈی او مونر کبینو جی او چہ خہ دغہ وی، پہ ہغہ تخفظا تو بہ مونر خبرے او کرو۔

جناب سپیکر: نہ ہغوی بہ خہ، دا کاغذ کبے ئے چہ خہ لیکلے دی، د دے بہ خہ دغہ کوی، جی ستاسو تسلی او شوہ؟

جناب ثاقب اللہ خان چکنی: دا بینکرز چہ خہ کوی لگیا دی، نقصان دوئی لگولے دے چہ نقصان شتہ دے، دوئی خنگہ وائی چہ کارکردگی؟ زما ریکویسٹ دا دے سر چہ دا یر زیات ضروری دے چہ دا Properly مونر او گورو، دا تاسو کمیٹی تہ حوالہ کرئی جی چہ ہغہ مونر تہ د درے کالو پلان او بنائی خکہ کہ ایک بلین دا زمونر نہ اخلی نو دا خو بہ یرہ گرانہ شی جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Ji, Saqibullah Khan, Question No. 1211.

* 1211 _ Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Will the Minister for Finance be pleased to state:

- (a) it is true that loans of Bank of Khyber defaulters have been written off under the Malakand Package;
- (b) if 'Yes' provide complete details including the number of loans written off and also provide names of owners, their partners (if any), firm names along with address, loan payment and schedule from the date when these loans were sanctioned?

Mr. Muhammad Humayun Khan (Finance for Minister): (a) Yes. In compliance of the State Bank of Pakistan's ACD circular No. 02 of 2009, dated December 2nd 2009, agriculture loans, outstanding as on 30-09-2009 against small farmers of Malakand Division (including districts of Swat, Buner, Shangla, Lower Dir, Upper Dir, Chitral and Malakand Agency) were adjusted through funds provided by State Bank of Pakistan under Prime Minister relief package by all respective banks.

(b) total amount of loan written off, through three branches of the Bank of Khyber in Malakand Division is as follows:

S. No	Branches name	Number of farmers	Amount
1	Mingora	118	06.840
2	Timmargara	05	02.750
3	Chitral	176	10.601
Total		299	20.191

As far as data concerning names and addresses etc, please note that this can be provided only upon specific instructions of SBP.

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بالکل۔ جناب سپیکر صاحب، دا ہفہ میتنگ منسٹر صاحب ذکر اوکرو جی، زہ جی یو میتنگ لہ تلے ووم، د منسٹر صاحب ڊیرہ شکر یہ چہ مونر ئے راغوبنتے وو، خپلہ Personally ناست وو او مونر ورسره

خبرہ کرے وہ جی۔ سر، دیکھتے دا زہ یو Article quote کوم تاسو تہ جی، دا
4th schedule دے، دا سر بار بار مونہ تہ دا، جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر
صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا سر، زہ د کانستی تیوشن پہ 4th Schedule کبے 28 زہ
وایم جی، اجازت دے جی؟
جناب سپیکر: ولے نہ۔

Mr. Saqibullah khan Chamkani: “28. State Bank of Pakistan; banking, that is to say, the conduct of banking business by corporations other than corporation owned or controlled by a Province and carrying on business only within that Province” -----

جناب سپیکر: دا تاسو د خہ نہ وایی جی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا جی 4th schedule دے، پہ 210 Page باندے Clause
28، آئین کبے۔

Mr. Speaker: Constitution?

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: او جی پہ ہغے کبے۔ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: را کرئی ماتہ یو منت۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: 210 Page کبے جی، 210 Page۔

جناب سپیکر: ہاں، یو منت جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، 210 Page۔

جناب سپیکر: دا زور کانستی تیوشن دے جی، دے نوی کبے نشہ، 62 والادے
کہ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دانوے دے جی۔

(تھقے)

جناب سپیکر: 210 کبے خہ دی جی، تاسو خہ وایی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زہ بہ ئے بیا او وایمہ سر۔

جناب سپیکر: کارپوریشن، کوم یو جی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا سر د ستیٔٔ بنک بارہ کنبے دے جی، بینکنگ لاز بارہ کنبے جی۔

Mr. Speaker: Yes. State Bank of Pakistan; banking, that is to say,---
Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Exactly Sir.

جناب سپیکر: وائی، دا وائی جی۔

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: State Bank of Pakistan; banking, that is to say, the conduct of banking business by corporations other than corporation, سر، دا ڊیر ضروری دے جی، Province, دے بینک آف خیبر باندے چہ مونر ہر یو سوال کوؤ کنہ جی نو مونر۔ تہ د ستیٔٔ بینک ریگولیشنز حوالہ راخی جی۔ د منسٔر صاحب ڊیرہ شکر یہ جی د دوئ پہ وجہ مونر دوہ میتنگز کری وو چہ ہغے کنبے پرسنل انٔرسٔ منسٔر صاحب اغستے وو، مونرہ ناست وو، ورومے دا دہ سر چہ کہ فرض کرہ بینکونہ، نیب، ایف آئی اے کورٔس لہ ورکولے شی نو پکار دہ چہ مونر لہ راکوی۔ طریقہ کار داسے دے چہ فنانس ڊیپارٔمنٔ پکار دہ چہ ستیٔٔ بینک تہ اولیکی چہ کوم بینک نہ ہم دوئ څہ ڊیٔیل غواړی، جناب سپیکر، لږہ توجہ بہ غواړمہ جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا لږہ ٽیکنیکل خبرہ دہ جی۔

جناب سپیکر: دیکنبے اوس سپلیمنٔری سوال څہ دے جی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر کومہ چہ دوئ مونر تہ وائی جی چہ مونر تاسو تہ نہ شو درکولے، ستیٔٔ بینک ریگولیشنز دی، مونر دا وایو چہ دا Owned by Province دے جی، 28 Clause تاسو تہ ما اووئیل۔ دویم سر مونر میتنگ پہ دے کرے دے، زہ ورغلے وومہ، منسٔر صاحب ہم وو، پہ ہغے کنبے مونر تہ ایڊیشنل سیکرٔری صاحب دا اووئیل چہ مونر بہ تاسو تہ خپل Requirements پورہ کرو۔

جناب سپیکر: دا فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ باندے دے، زما پہ خیال دا Secrets تاسو
تہ دا نہ شی دغہ کولے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: State Bank of Pakistan; banking, that او ہغے لاندے خپل لاز
جوڑ شوی دی۔ جی اوس پکبنے سپلیمنٹری سوال شارٹ اووایی جی، ڀیر زیات
کوئسچنز دی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر دا سے دہ جی، سپلیمنٹری کوئسچن دا دے جی چہ کہ
فنانس ڀیپارٹمنٹ ستیت بینک تہ لیکلی وی چہ اسمبلی دا لسٹ غواړی نو ماتہ د
او وائی چہ۔۔۔۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister Sahib, please; Finance
Minister Sahib, please

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب، مونر فیڈرل گورنمنٹ تہ ہم
لیکلی دی جی، خنگہ چہ ثاقب خان سرہ پہ دے باندے ڀسکشن شوے وو زمونر
مخکبنے، بیا فیڈرل گورنمنٹ مونر تہ واپس دغہ کرو چہ تاسو د ایډوکیٹ جنرل
صاحب پہ مشورہ باندے، مونر تہ د هغوی لیٹر راغلی دے، د ایډوکیٹ جنرل
صاحب پہ مشورہ باندے دا تاسو د ممبر صاحب سرہ، مونر ثاقب خان تہ
مخکبنے ہم جی ریکویسٹ کرے وو، بیا ہم ورتہ ریکویسٹ کوؤ چہ د صوبے د
بینک د انٹرسٹ خبرہ دہ جی، بعض خیزونہ خنگہ چہ تاسو ذکر او کرو چہ هغہ
سرے پبلک کولے شی، بعض نہ شی پبلک کولے، د بینک کارکردگی پرے
Affect کیبری جی، نو کہ بیا ہم ثاقب خان غواړی نو مونر بہ ورسرہ کبنینو جی
چہ خنگہ دغہ وی، دے سیشن نہ پس بہ ورسرہ کبنینو، ایم ډی زہ راغواړمہ جی،
ایم ډی بہ ورسرہ۔۔۔۔

Mr. Speaker: Ji, next.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڀیرہ بنہ دہ سر۔

Mr. Speaker: Next, Muhammad Zamin Khan Sahib, not present.
Mufti Syed Janan Sahib, Question No. 795.

* 795 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیگر اضلاع کی طرح ضلع ہنگو کی تحصیل ٹل بھی آپریشن سے متاثر ہوئی ہے؛
 (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ متاثرہ شدہ اضلاع کو فنڈز میا کئے گئے ہیں؛
 (ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع ہنگو کی تحصیل کو کل کتنی رقم میا کی گئی ہے اور مذکورہ رقم کہاں کہاں پر خرچ کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟
 جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی نہیں۔ گزارش کی جاتی ہے کہ حکومت صوبہ سرحد کی پالیسی کے مطابق متاثرہ علاقوں کا سرکاری طور پر اعلامیہ محکمہ امور داخلہ و قبائلی علاقہ جات کی جانب سے جاری کیا جاتا ہے۔ تحصیل ٹل ضلع ہنگو کے متعلق ایسا اعلامیہ تاحال جاری نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) سرکاری طور پر متاثرہ قرار دیئے گئے علاقوں کے متاثرین کی بحالی کیلئے فنڈز میا کئے جاتے ہیں اور ان اضلاع کیلئے بھی فنڈز جاری کئے جاتے ہیں۔ جہاں پر دیگر متاثرہ علاقوں کے متاثرین عارضی طور پر پناہ لیتے ہیں۔

(ج) چونکہ ضلع ہنگو کی تحصیل ٹل صوبائی حکومت کی طرف سے متاثرہ علاقہ قرار نہیں دیا گیا ہے لہذا اس کیلئے کوئی فنڈ میا نہیں کیا گیا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary, ji?

مفتی سید حانان: او جی، دیکھنے سے سبلیمنٹری جی دا دے، مالیکلی دی: "کیا وزیر اعلیٰ صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ دیگر اضلاع کی طرح ضلع ہنگو کی تحصیل ٹل بھی آپریشن سے متاثر ہوا ہے؟" دا جی دا لاندے لیکھی "سرکاری طور پر متاثرہ قرار دیئے گئے علاقوں کے متاثرین کی بحالی کیلئے فنڈز میا کئے جاتے ہیں۔" دا مخکبے خبرہ "اور ان اضلاع کیلئے بھی فنڈ جاری کیا جاتا ہے جہاں پر دیگر علاقوں کے متاثرین عارضی طور پر پناہ لیتے ہیں۔" دا جی سرکاری، د گورنر صاحب رپورٹ دا دے چہ ہنگو کبے تقریباً آٹھ لاکھ قبائل د وزیرستان ایجنسی، اور کڑئی ایجنسی، د کرم ایجنسی راغلی دی جی، تور سرائے کبے دے کیمپ تہ او دلته خود لیکھی چہ کہ نور خلق راغلی وی دلته ئے پناہ اغستے وی، ہغہ ہم متاثرین دی او دوئی وائی چہ دا دے لسٹ کبے شاملہ نہ دہ او بلہ خبرہ جی دا "چونکہ ضلع ہنگو کی تحصیل ٹل صوبائی حکومت کی طرف سے متاثرہ علاقہ قرار نہیں دیا گیا ہے لہذا اس کیلئے کوئی فنڈ میا نہیں کیا گیا ہے۔" زہ جی دا وایم چہ د دے یو یو یونین کونسل ما تہ

جناب سپیکر: ضلع ۾ کليئر شوے ده؟

وزير قانون: نه جي، نه جي۔ دا جي د دوئ د پاره زه دا به دوئ ته ورکرمه، دا Written reply راغلي وه هوم ڊيپارٽمنٽ نه چه دا هنگو ڊسٽرڪٽ نه ده
As conflict zone area, it has not been declared as conflict hit area۔

جناب سپیکر: جي مفتي صاحب۔

مفتي سيد جانان: زه جي دا وايم چه ضلع يو خله متاثره ضلع شمار شوله۔

جناب سپیکر: هغه وائي نه ده شوے کنه۔

مفتي سيد جانان: نو دا جي چه پخپله ماته وائي چه سرڪاري طور پر، زه جي دا وايم، "سرڪاري طور پر متاثر قرار ديئے گئے علاقوں کے متاثرين کي بحالي كيلے فنڊز مهيا كئے جاتے هيں اور ان اضلاع كيلے بهي فنڊز جاري كئے جاتے هيں جهاں پر ديگر متاثره علاقوں كے متاثرين عارضى طور پر پناه لیتے هيں" دا خو جي د سرڪار رپورٽ ده، گورنر صاحب جي ليڪلى دي چه اته لکيه قبائل دلته راغلي دي اوسيري، تور سرائے كبنے جي، د روڊ په غاره باندے كيمپ ده او دا خلق اوس هم ور كبنے جي شته ده او دا وروستو جوابونه جي كه تاسو اوگورئ، هغه كبنے پخپله باندے راغلي دي چه ضلع هنگو مطلب دا متاثره ضلع ده جي۔

جناب سپیکر: جي آنريل منسٽر صاحب! هسے دا اور كزئي او دا مومنٽ خوشته، ڊير به شوي وي، مفتي صاحب چه خه وائي کنه جي۔

وزير قانون: نه سر، زما يو گزارش دا ده، دوئ له دا پڪار دي۔۔۔۔۔

جناب شاه حسين خان: دا خو هوم ڊيپارٽمنٽ ده۔

وزير قانون: داسے دا وکري دوئ چه دوئ د هوم ڊيپارٽمنٽ نه دا سوال اوکري چه ولے ئے نه ده ڊکليئر کرے؟ که غلطی کرے ده نو هوم ڊيپارٽمنٽ به کرے وي کنه جي، لکه که خه غلطی شوے وي۔

مفتی سید جانان: نہ جی سوال داسے دے جی، تاسو او گورئی کنہ: اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ کن اضلاع میں کام کر رہا ہے؟ محکمہ ملاکنڈ ڈویژن میں، سوات میں، بونیر میں، شانگلہ میں، دیر اپر اور دیر لور اور ہنگو میں بحالی اور تعمیر کا کام کر رہا ہے جی۔ ہم دغہ سوال دے جی، ہم دغہ ایجنڈا باندے۔

جناب سپیکر: دا مفتی صاحب! کوم یو دے؟

مفتی سید جانان: 1010 جی۔

جناب سپیکر: 1010۔

مفتی سید جانان: او جی او۔

جناب سپیکر: نو دے کوئسچن کنبے یو خہ وائی او پہ بل کوئسچن کنبے بل خہ وائی؟

مفتی سید جانان: او جی او، دغہ خبرہ دہ جی۔

وزیر قانون: داسے دہ جی، د دوئی خلور پنخہ سوالہ دی، د دوئی خلور سوالہ دی۔

جناب سپیکر: نہ جی، دالبر یو پوتے 1010 راواروئی۔

مفتی سید جانان: او 1010 راواروئی۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 1010 راواروئی، د ستاسو د بیان نفی کبری پکنبے۔

وزیر قانون: جی جی۔

مفتی سید جانان: جز (الف) او گورئی جی۔

جناب سپیکر: د (ج) جز (الف) او گورئی Answer ملاکنڈ ڈویژن میں، سوات، بونیر، شانگلہ، دیر اپر اور دیر لور اور ہنگو میں۔

وزیر قانون: تھیک دہ او جی، نو دیکنبے خہ خبرہ دہ؟

جناب سپیکر: دا دروغ، دا غلط ستیتمتیس اسمبلی تہ رالبرل د کوئسچنز، This is

_bad

وزیر قانون: نہ، نہ جی، کام، کام کر رہا ہے۔ نہ نہ جی، خان پر سے اول خلق پوہہ کری د
 ہغے نہ پس پر سے بیا Comments پاس کوی جی۔ داسے دہ جی، مونبرہ دا وایو چہ
 یرہ کام کر رہا ہے، یو خبرہ دہ او آیا ہوم ڊیپارٹمنٹ چہ کوم دے دا ڊکلیئر کرے دہ
 Conflict area کہ نہ دہ؟ دا بیلہ خبرہ دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا 'کوئسچنز آور' باندے No debate, no debate دے باندے دا
 ڊیبٹ نشتہ۔ منسٹر صاحب! آپ۔۔۔۔۔

وزیر قانون: دوئ د داسے کار او کری جی، دوئ ڊ پہ ہوم ڊیپارٹمنٹ باندے سوال
 راوری چہ یرہ دا ولے نہ دہ ڊکلیئر شوے؟

جناب سپیکر: چونکہ آپ ان کے Behalf پہ جواب دے رہے ہیں، دونوں ڈیپارٹمنٹس ہوم اور ان دونوں
 کو، آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ہوم۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: نہ جی، نہ جی دا دویم کار دے، تاسو مخکنے ہم وٹیلی وو، دوئ
 بہ درخی، بیا ہم ہغہ ورخ دہ چہ تر اوسہ پورے ئے نہ دی راستولی۔

جناب سپیکر: او دربرئی جی، دا 'کوئسچنز آور' دے، دا مفتی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جی ایک ضمنی سوال ہے، جی۔

جناب سپیکر: ہاں، ضمنی سوال او کری جی۔

قائد حزب اختلاف: اس میں جی، ایک بات تو جو یہ بتا رہے ہیں کہ ہنگو جو ہے، وہ متاثرہ ضلع نہیں ہے،
 میرے خیال میں پورے صوبے میں جو سب سے زیادہ متاثر ہے، وہ ہنگو ہے اور میں یہ بھی ریکویسٹ
 کروں گا، اگر یہ ہماری بات پہ اعتماد نہیں کرتے تو پھر منسٹر صاحب کل یا پرسوں ہنگو کا وزٹ کر کے خود
 دیکھیں کہ وہ متاثر ہے یا نہیں ہے؟ تو ان کو اپنی آنکھوں سے معلوم ہو جائے گا، موقع پر جا کر
 (تالیاں) کہ واقعی ہنگو متاثر ضلع ہے۔ اس میں جی تین سوال ہیں مفتی سید جانان صاحب کے اور اس
 میں میرے خیال میں ہنگو کے ساتھ زیادتی ہے، تینوں سوالوں میں آپ دیکھیں، وہاں پر جو Next سوال
 ہے، اس پر بھی میں بات کروں گا۔ جو جواب دیا گیا ہے، وہ میرے خیال میں گورنمنٹ کیلئے جی بالکل
 شرمندگی کی بات ہے، تو میرے خیال میں ایک تو منسٹر صاحب یہ واضح کریں کہ واقعی اگر ہنگو اس خیر

پستونخوا کا کوئی ضلع نہیں ہے، وہ متاثر نہیں ہے تو میرے خیال میں ایک وفد تشکیل دے، وہ خود آنکھوں سے دیکھے، تو یہ بھی اس کے ساتھ زیادتی ہے۔

Mr. Speaker: Honourable Minister Sahib, should we refer it to the Committee to probe?

وزیر قانون: تھیک دہ جی چہ دوئی غواہی نو۔

Mr. Speaker: The Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee to probe it immediately. Ji, Again Mufti Said Janan Sahib.

* 1008 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر اعلیٰ صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ضلع ہنگو میں جنگ سے متاثرہ علاقوں کی تعمیر و ترقی کیلئے فنڈز خرچ کر رہا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فنڈ جنگ سے متاثرہ علاقوں کی بجائے دوسرے علاقوں میں خرچ ہو رہا ہے;

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ فنڈ متاثرہ علاقوں میں استعمال نہ کرنا ان علاقوں کی حق تلفی نہیں، نیز حکومت غیر قانونی طریقے سے فنڈ استعمال کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) یہ فنڈز غیر ملکی امداد کی شکل میں ہوتے ہیں لہذا ڈونرز کی صوابدید پر خرچ کئے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں تمام اضلاع کے ڈی سی اوز کو یہ ذمہ داری دی گئی تھی کہ وہ ان اداروں کے ساتھ رابطہ رکھیں اور ایسی سکیموں کی نشاندہی کریں جو یاد ہشت گردی سے متاثر ہوئی ہوں یا علاقہ کی اشد ضرورت ہوں۔ چونکہ ڈی سی او اپنے ضلع کی ڈی ڈی سی کا چیئر مین ہوتا ہے، لہذا اس کو اس قسم کی ضروریات کا مکمل علم ہوتا

ہے۔ یہ فنڈز براہ راست ڈونرز کے ذریعے خرچ کئے جاتے ہیں اور صوبائی اے ڈی پی کا حصہ نہیں ہوتے، اس لئے مشاورت کا طریقہ کار مختلف ہے۔

مفتی سید جانان: زہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب سید جانان: دا بل دے جی، بس دا Identical دے کنہ، دا منسٹر صاحب۔

مفتی سید جانان: دا بل دے جی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! دا بہ ہم ہغے ورسرہ لف کرو کہ ستاسو؟

مفتی سید جانان: صحیح دہ جی، تاسو خنگہ وایئ؟

جناب سپیکر: دا مفتی صاحب، دا یورنگ دی نو دا بہ ہم ہغے سرہ لف کرو۔

مفتی سید جانان: زہ جی یو گزارش کوم کنہ۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

مفتی سید جانان: دے بارہ کنبے جی زہ دا وایم کنہ چہ دا فنڈ جی پی سی اولگوی دا مانہ مخکنبے جی ذاکراللہ خان ہم دا سوال راورے دے او سوال ئے کمرے دے جی، بیا کمیٹی تہ لاو۔ زہ جی صرف یو خبرہ کوم، کمیٹی تہ ئے کہ لیبری کہ نہ لیبری خود قیامت پہ ورخ بہ اللہ تہ بیا دا ایوان او مونر تاسو جوابدہ یو۔ زہ جی دا وایم چہ اوسہ پورے -/63188320 روپی جی لگیدلے دی او دا جی پہ داسے خیزونو باندے لگیدلے دی چہ دہغے مونر تہ ضرورت نشتنہ دے، د خنے خیزونو شتہ او د خنے نشتنہ دے۔ زما بہ دا گزارش وی جی چہ کہ ستاسو حلقہ کنبے پی سی او تاسو نہ خبروی، دا بہ تاسو سرہ ظلم وی، کہ زما حلقہ کنبے پی سی او ما نہ خبروی، ماسرہ بہ ظلم وی، کہ دا ایوان نمائندگان نہ خبروی، دا بہ ظلم وی۔ دا کمیٹی تہ د لا رشی، پی سی او د دے پابند کمرے شی چہ دا ایم پی اے گان بہ جی دغہ کنبے خان سرہ خامخا مطلب دا دے شاملوی، ہغوی نہ بہ مشورہ اخلی جی۔

جناب سپیکر: اس بات کی میں ایک وضاحت کروں کہ اس کیلئے کمیٹی ابھی حال ہی میں بنائی گئی ہے اور میں اس کو خود چیئر کر رہا ہوں، آپ کے سارے یہ مسئلے انشاء اللہ اس میں حل کرونگا۔

مفتی سید جانان: زما والہ جی دا دغہ پکبنے ہم وایم چہ داد لارشی جی۔

جناب سپیکر: داخہ اوکرو جی؟

مفتی سید جانان: دا سوال د جی لارشی ہم دے کمیٹی تہ۔

جناب سپیکر: دا ہم کمیٹی تہ لارشی؟

مفتی سید جانان: او جی، او۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب! خلور وارہ۔

وزیر قانون: داسے دہ سرچہ کمیٹی تہ د لارشی، دا شوق د دوئی پورہ کپی خو کمیٹی نہ بہ خہ جو پورہ کپی؟ زہ خو ورلہ دا کومہ چہ پی سی او صاحب سرہ ورلہ خبرہ کوم چہ آئندہ چہ کوم سکیمونہ اوس کہ Available خہ فنڈز وی یا دے نہ پس چہ خہ راخی چہ د دوئی رائے بہ خا مخا پکبنے اخلی، Mandatory بہ وی، That is what we can do۔ باقی کہ کمیٹی تہ ئے لیبری نو کمیٹی نہ خو خہ جو پیری نہ او د لیبری، ماتہ اعتراض پرے نشتہ جی۔

جناب سپیکر: چہ ستا سو اعتراض نشتہ او ہغوی غواری، بس تھیک شوہ کنہ جی۔

Is it the desire of the House that the Questions asked by the honourable Member, four Questions, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. All the four Questions are referred to the concerned Committee.

(مفتی سید جانان، رکن اسمبلی کے نام باقی دو سوالات جو متعلقہ کمیٹی کو حوالہ کئے گئے، ضمیمہ میں ملاحظہ ہوں)

Mr. Speaker: Ji, Syed Qalb-e-Hassan Sahib, not present. Zakirullah Khan Sahib, please.

* 1296 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر خزانہ ازارہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی بجٹ میں ہر صوبائی محکمہ کیلئے رقم مختص کی جاتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہر محکمے کیلئے ترقیاتی فنڈ بھی دیا جاتا ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جون 2008 سے جون 2010 تک ضلع دیر پائین کے ہر صوبائی محلے کو کتنا ترقیاتی فنڈ دیا گیا ہے اور ہر سال کے آخر میں کتنی رقم خرچ نہ ہونے سے واپس جمع کروائی گئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، محکمہ خزانہ ہر محکمہ کو ترقیاتی فنڈ مہیا نہیں کرتا بلکہ ان محکموں کو ترقیاتی فنڈ مہیا کرتا ہے جن کی، ترقیاتی سکیموں کی تجویز پیش کرنے کے بعد سالانہ ترقیاتی پروگرام کا حصہ بن کر، اسمبلی سے منظوری دی جاتی ہے۔

(ج) ترقیاتی سکیموں سے پچھلے دو سالوں (2008 & 2009-10) میں دیر پائین کو جن سکیموں کیلئے فنڈز جاری کیے ہیں، انکی تفصیل محکمہ خزانہ کے مرتب شدہ ڈیویلمپمنٹ بجٹ کی کتابوں میں درج ہے جو ہر معزز ممبر صوبائی اسمبلی کو نئے سال کے بجٹ کو پیش کرتے وقت فراہم کی گئی ہیں، جس سے ان تمام سکیموں کی فنڈنگ پوزیشن واضح ہے، تاہم 2008، 2009-10 میں ضلع دیر سے تعلق رکھنے والی سکیموں کیلئے جو فنڈ مہیا کیا گیا تھا، ان میں سے سال کے آخر میں خرچ نہ ہونے کی وجہ سے واپس شدہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

A D P for the year 2008-09 & 2009-10 for District Dir (Lower)

S.No	Name of Department	2008-09			2009-10		
		Allocation	Released	Surrender	Allocation	Released	Surrender
1	Elem & S Education	268.608	249.087	19.521	156.499	159.799	19.521
2	Higher Education	56.000	76.000	10.000	43.180	44.647	0.000
3	Health	36.031	19.344	8.408	86.028	33.828	52.200
4	DWSS	61.095	67.638	0.000	45.607	49.636	6.157
5	Roads	200.047	236.558	0.000	76.123	77.073	0.000
6	Building	0.000	0.000	0.000	1.900	1.900	0.000
7	Tourism	4.000	4.000	0.000	10.082	10.082	0.000
8	Res: & Dev:	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000
14	Social Welfare	15.750	11.250	4.500	10.433	18.309	0.000
15	Minorities Affairs	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000
16	Forestry	15.695	15.683	0.000	17.956	11.586	0.000
17	Environment	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000
18	Transport	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000
19	Agriculture	29.243	7.098	13.211	40.749	40.417	0.045
20	Irrigation	325.216	279.671	45.545	235.438	275.906	1.500
21	Industries	25.000	45.630	4.370	22.044	22.044	0.000
22	Planning & Dev:	0.001	19.673	0.000	8.239	0.000	8.239
23	TKPP	40.000	40.000	0.000	40.000	40.000	0.000
24	District ADP	35.590	35.590	0.000	32.755	32.755	0.000
25	Special Package	22.000	22.000	0.000	42.694	42.694	0.000
	Total	1134.276	1129.222	105.555	869.727	860.676	87.662

Mr. Speaker: Any supplementary?

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: ہاں جی، زہ ریکویسٹ کومہ جی، دا بارہ محکمو پہ دیکبے جوابونہ ورکرمے دی او دا سوال د مخکبے راروان دے چہ دومرہ کافی غت سوال دے کنہ جی، نو پہ دے یو باندے بہ صرف خبرہ او کرمہ، پہ دے Main سوال باندے، نور دا تاسو کہ او گورئ نو برہ مسلسل راروان دی کنہ جی خو نمبر ئے ہم دا 1296 دے خو محکمے مختلف دی۔ زہ دا وایمہ جی چہ لکہ پہ (ب) جز کبے زہ تپوس کوم چہ "آیہ بھی درست ہے کہ ہر گلے کیلئے ترقیاتی فنڈ بھی دیا جاتا ہے؟" دا محکمہ راتہ وائی چہ 'جی نہیں' کنہ جی، نو زہ دا وایمہ چہ دا دومرہ پہ مخ سری لہ جواب ولے ورکوی چہ 'جی نہیں'؟ چہ دلته د دولس محکمو دا دے تفصیل ئے راتہ راکرمے دے چہ دا دومرہ پیسے مو ورتہ ورکرمے دی، یوہ خبرہ جی۔ دویمہ دا چہ جی تاسو دا یوہ صفحہ واروئ او دے ڍیتیل لہ راشی دویمے لہ، پہ دے دویمہ صفحہ باندے لکہ ہائیٹرا ایجوکیشن، ہیلتھ او Drinking Water Supply Schemes لہ راشی، پہ دیکبے ما لیکلی دی جی چہ د خومرہ پیسو ورتہ ایلوکیشن شوے دے، خومرہ ریلیز شوے دی او خومرہ بیا سرینڈر شوے دی نو د دے دريو محکمو چہ دا بنیادی زمونر کار دے چہ مونر صحت او ایجوکیشن او واٹر سپلائی سکیم خو خلقوتہ ورکرو، دا سہولیات نو پہ دیکبے پیسے سرینڈر شوے دی، تاسو لہ او گورئ جی د ہیلتھ دے دغہ تہ پہ نمبر 3 باندے چہ ہغوی تہ ایلوکیشن شوے دے 86.028 ملین، تاسو جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: بنہ جی، بیا ورتہ ریلیز شوی دی 33.828 ملین، بیا سرینڈر شوے دی 52.200 ملین۔ زہ حیران دا یمہ چہ لکہ 33.828 ورتہ ریلیز شوے دی او سرینڈر شوے 52 دی نو چہ دا نورے پیسے د کوم خائے نہ سرینڈر شوے؟ دے جواب تہ او گورئ چہ خومرہ پہ غلطہ طریقہ باندے مونر لہ جوابونہ راکوی او مونر سرہ یو دغہ کوی، تاسو لگ بھگ زما پہ دے دغہ باندے جی پوہہ شوئ، بنہ جی، بیا د دے سرہ جی کہ تاسو لہ لاندے راشی، دے دغہ والا لہ، دا 22 نمبر باندے پلاننگ اینڈ ڍیویلپمنٹ، پہ دیکبے ورتہ ایلوکیشن پہ بجٹ کبے

8.239 او بیا ریلیز شوے دے 0.000، نو Automatically بہ بیا جی 8.239 سریندر کیری چہ دہ ورتہ ریلیز نہ دے کرے نو سریندر کیری بہ بیا ہغہ واپس نہ جی؟ نوزہ دا وایمہ چہ یو خو۔۔۔۔

جناب سپیکر: پی اینڈ ڈی ورکوٹے ڈیپارٹمنٹ دے، دہغے پیسے نہ وی پکار کنہ۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: او نو بس دا خو۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما خیال دے۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، سپلیمنٹری۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، آپ page 2nd پر یہ ہائر ایجوکیشن میں دیکھیں، جناب سپیکر، یہ 2008-09 میں ایلوکیشن 56 ملین اور۔۔۔۔

جناب سپیکر: کونسی؟

جناب عبدالاکبر خان: یہ ہائر ایجوکیشن سر۔ دو نمبر پر ہائر ایجوکیشن میں ایلوکیشن 56 ملین اور ریلیز 76 ملین تو سرینڈر 10 ملین، یہ کیسے ہو گیا جناب سپیکر؟ جب ایلوکیشن 56 ہے اور ریلیز 76 ہو گیا تو یہ تو ایلوکیشن سے زیادہ سرینڈر ہو گیا، ریلیز ہو گیا تو سرینڈر کیسے ہو گیا؟

Mr. Speaker: Ji, honourable Finance Minister Sahib.

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، میرا ایک سپلیمنٹری سوال ہے سر۔

جناب سپیکر: جی ستار صاحب۔ (وزیر خزانہ سے) صبر کریں، ان کا بھی یہ سپلیمنٹری کوٹیشن آجائے۔ جی، مختصر کوٹیشن بس کریں۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، میں یہ جو بات پوچھنا چاہتا تھا، اس کا عبدالاکبر صاحب نے خود وہ کر دیا، اس میں یہ ہائر ایجوکیشن کو جو ہیں، 56 ملین روپے Allocate ہو گئے اور روڈز کیلئے دو سو ملین انہوں نے Allocate کئے ہیں، 236 ریلیز کئے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے؟ یہ بات بھی عجیب سی لگ رہی ہے کہ ایلوکیشن سے انہوں نے ریلیز زیادہ کئے ہیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

Mr. Speaker: Ji, honourable Finance Minister Sahib.

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب، یو خو ذا کر اللہ خان دا دغہ اوکرو، دا جواب دوئی وائی چہ پہ ہاں / ناں کنبے را کوی نوداسے رتہ خبرہ د نہ کوی نور د دوئی ما اتہ او بنائی چہ ہغہ شان ورلہ جی زہ جواب ورکوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ خو داسے رتہ، فنانس منسٹر صاحب! ہغہ وائی داسے رتہ مہ کوئی، خہ چل ول کوہ جواب ورکولو کنبے۔

وزیر خزانہ: ذا کر اللہ خان جی د ڊیویلمنٹیل بجت خبرہ کرے وہ چہ بعض محکمو تہ ڊیویلمنٹیل بجت ملاویری لکھ اوس جی فنانس تہ خو ڊیویلمنٹیل بجت نہ شی ملاویدے جی، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کنبے خہ بلڈنگ جویری، ہغے د پارہ ڊیویلمنٹیل بجت ملاویری جی نو خکھ جی مونر دغہ دغہ کوؤ، ذا کر اللہ خان کہہ پرے خفہ شوے وی نو معافی بہ ترے او غوارو جی، خیر دے۔ باقی جی دا دغہ خبرہ دہ چہ کوم ڊیپارٹمنٹس تہ ریلیز شوے دی جی، سریندر، دغہ لسٹ مونر Provide کرے دے جی، خہ Typing mistake پکنبے یو بل ہم شتہ جی، ذا کر اللہ خان ہغہ اونہ لیدو جی۔ پہ دغہ اولنی دغہ بانڈے، د ہغے زہ معذرت کوم جی او کہ چرتہ ڊیپارٹمنٹ نہ خہ دغہ شوے وی، فنانس تہ چہ د ڊسٹرکٹ نہ واپس ہغہ دغہ راشی نو کہ ہغے کنبے خہ غلطی شوے وی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میرا جو پوائنٹ تھا، وہ بہت Simple ہے کہ ہاں براہ جو کیشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جب 56 ملین کی ایلوکیشن ہوگی تو سرینڈر تو تہ ہوتا کہ جب آپ ریلیز 56 سے کم کرتے تو سرینڈر ہوتا لیکن آپ تو 56 سے 76 ریلیز کر رہے ہیں تو اس میں پھر سرینڈر کی بات کدھر سے آگئی کہ 10 ملین سرینڈر ہو گئے؟

جناب سپیکر: وہ کہتا ہے کہ ہمارا ڈیپارٹمنٹ بہت Busy ہوتا ہے اور یہ Typographic mistake ان سے ہوا ہے (تہقہ) آپ سے معافی کے ساتھ جی۔ Abdul Akbar Khan! Cleared ji?

وزیر خزانہ: بعضے خائے کنبے جی Expenditure دوہ شی، ایڈیشنل گرانٹ او غواری یا دغہ شی، خکھ ہغے سرہ جی ہغہ ریلیز زیات اوشی۔

جناب عبدالاکبر خان: نوزہ دانہ وایمہ جی ایڈیشنل گرانٹ د ور کرو نو بیا سریندر خو اونہ شو کنہ جی، سریندر خو ہغے تہ وئیلے شی چہ تہ د ایلو کیشن نہ کم خرچ او کرے، باقی محکمے تہ سریندر کرے۔ اوس ایلو کیشن 56 دے، 76 تا ریلیز او کرو، 10 د سریندر خنگہ او کرو؟ تا خود خپل ایلو کیشن۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسرار خان! یہ لمبا ہوتا جا رہا ہے، یہ کون کسین۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، میرا سوال نہیں ہے، یہ جو سریندر ہے ناسر، اس میں اگر آپ دیکھیں تو جہاں پر ریلیز زیر وہیں تو یہ 'ایک' میرے خیال میں غلطی سے لگ گیا ہے جس کی وجہ سے وہ دس بن گیا ہے۔

جناب سپیکر: غلطی سے ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ غلطی سے صرف 'ایک' ہی لگا ہے جس کی وجہ سے وہ دس بن گیا ہے کیونکہ آپ نیچے دیکھیں سرکہ جنہوں نے سریندر نہیں کیا، ان کا زیر پوائنٹ پھر ٹریبل زیر وہ، تو یہ 'ایک' میرے خیال میں غلطی سے لگ گیا ہے جس کی وجہ سے وہ دس لگ رہا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر میں تو جو پیپر میں اس کو دیکھ رہا ہوں، اسرار کو پتہ ہے، مجھے تو پتہ نہیں، میں تو پیپر کو دیکھ کر کہہ رہا ہوں کہ یہ دس ہے۔ اگر دس ہے تو سر، پھر تو سریندر نہیں ہے۔

وزیر خزانہ: نہ جناب سپیکر صاحب، عبدالاکبر خان د ہیلتھ خہ دغہ یادوی، تاسو دیکھنے جی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister Sahib, please.

وزیر خزانہ: یو خو جی دا عبدالاکبر خان چہ کومہ خبرہ کوی، ہائر ایجوکیشن مطابق وو نو ہغہ خود ایڈیشنل گرانٹ خبرہ دہ جی کہ د ہیلتھ خبرہ دہ، نو کہ ہیلتھ کنبے دوی او گوری چہ کوم ایلو کیشن شومے دے او ہغے نہ ریلیز مائنس کروی نو دغہ سریندر راخی جی چہ ہغہ 86 مائنس 33۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر ما د ہیلتھ نہ دی وئیلی، ماد ہائر ایجوکیشن وئیلی دی، ما د ہائر ایجوکیشن۔۔۔۔۔

وزیر خزانہ: ہائر ایجوکیشن تہ ایڈیشنل گرانٹ ملاؤ شومے دے جی کنہ۔

جناب عبدالاکبر خان: ڇه ايڊيشنل گرانٽ ملاؤ شو، سرينڊر ٿي بيا ڇنگه او ڪرو؟

جناب سپيڪر: جي منسٽر صاحب! سرينڊر ڪيئن هئا؟

وزير خزانہ: خبره داده سپيڪر صاحب، ڇه۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: اتني بچت ڪهاڻي آئي ڇي ايڊيشنل گرانٽ۔۔۔۔۔

وزير خزانہ: ڇه يو ڄاڻي ڪنهن Expenditure اوشي، ايڊيشنل گرانٽ اوڱواري، ڪه ڊيپارٽمنٽ ور ڪري نوهي سره ڇرڇه اونه شي خوييا سرينڊر شي جي ڪنه، هغه 30 جون پوري ڇه ڇرڇه اونه شي نو خو سرينڊر ڪيري به جي ڪنه۔

سيد محمد صابر شاه: ٿيڪ هجي، ٿيڪ هجي۔ شريف آدمي هجي، ٿيڪ هجي۔

جناب سپيڪر: (تفصيح) پير صاحب ٺهڻي ڏيڻي ڏيڻي، جي ذڪر الله خان۔

ڊاڪٽر ذڪر الله خان: دا خو جي ڊير زيات، لڪه داخو جي مونڙه دا ملين ڀه خله ڪنهن دومره آسان وايو او 156 ملين به ڇه وي جي، تاسو اندازو اولڱوئي، ڇه وره خبره خونده جي او ڀه ڏي باندي دومره ڪراؤ شوي ڏي، ڊيپارٽمنٽ هم دومره ڪراؤ ڪري ڏي ڇه ڊولس محڪمو جوابات ٿي راکري ڏي او ٽول ٿي غلط راکري ڏي جي، نو دا داسي ڀه آسانه باندي تاسو ڇنگه پريڊي جي؟ تاسو ڏي دغه ته اوگوري، دا خوا سمبلي ده جي، تههڪ جواب به ورڪوي، زه به هم تههڪ خبره ڪوم، نو دا تاسو اوگوري ڀه 10-2009 ڪنهن ڇه 156 ملين جي ايلوڪيشن ڪيري او 159 ملين ريليز ڪيري او 19 پڪنهن سرينڊر ڪيري۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: ته اوس، ته اوس ڇه غواڙي جي، ڪميٽي ته ٿي ريفر ڪول غواڙي؟

ڊاڪٽر ذڪر الله خان: زه دا وائيمه ڇه دا ڊولس محڪمي ڏي او دا ڪميٽي ته ريفر ڪري ڇه هغه ڪنهن دغه اوشي۔

جناب سپيڪر: جي منسٽر صاحب، تاسو Agree ڪوي ڪميٽي ته؟

وزير خزانہ: جي ڪه دا ذڪر الله خان نه وي مطمئن جي نو ماته ڇه اعتراض نشته جي۔

Mr. Speaker: The Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'. تاسو خو Yes يو هم نه ڪوي نو.

جناب عبدالاکبر خان: ہفتہ پخپلہ ہم اونہ کپرو۔

جناب سپیکر: او، پخپلہ ئے ہم اونہ کپرو۔

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. This is part of?

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: او جی، دا د دے سرہ دی۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا، خو Various departments دی، اچھا اچھا۔ جی حبیب الرحمن تنولی

صاحب، سوال نمبر 1135۔

* 1135 _ الحاج حبیب الرحمن تنولی: کیا وزیر اعلیٰ صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اکتوبر 2005 کے زلزلہ میں متاثرین زلزلہ، ضلع مانسہرہ کو ہر قسم کا مدادی سامان اور نقد رقم فراہم کی گئی تھیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو تحصیل اوگی میں جو سامان اور مدادی رقم تقسیم کی گئی ہیں، اس کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز تقسیم کنندہ، وصول کنندہ کا نام و پتہ کی مکمل تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) تحصیل اوگی، ضلع مانسہرہ میں متاثرین کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ یہاں پر سامان اور مدادی رقم کے تقسیم کنندہ گان ضلعی اور تحصیل انتظامیہ مانسہرہ تھی۔ جبکہ وصول کنندگان کے نام و پتے کی تفصیل

ندارد۔

Compensation to the affectees of earthquack of 8th Oct: 2008.

S. No.	Union Council	Death	Injured	House
1	Bandi Sungli	08	14	2032
2	Bailian	04	77	2523
3	Dera Shanaya	-	06	546
4	Darband	01	08	374
5	Dilbori	08	60	2153
6	Karori	05	11	2956
7	Kathai	18	53	2202
8	Nikapani	02	14	834
9	Oghi	17	218	1900

10	Shamdahara	19	94	2175
11	Shergarh	02	35	2509
	Grant of Total	84	590	20204

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال شتہ؟

الحاج حبیب الرحمان تنولی: سر، میں جواب سے مطمئن ہوں۔

Mr. Speaker: Satisfied?

الحاج حبیب الرحمان تنولی: مطمئن ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you. Dr. Iqbal Din Fana Sahib, Question No. 16. Not present, it lapses. Mohtarama Noor Sahar Bibi, Question number?

محترمہ نور سحر: سوال نمبر 17۔

Mr. Speaker: Not seventeen, this is twenty. Oh! Yes, seventeen. Ji.

* 17 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2008-09 میں وفاقی حکومت نے صوبہ خیبر پختونخوا کو کتنی گرانٹ دی تھی؟

(ب) مذکورہ گرانٹ کن کن سکیموں کیلئے مختص کی گئی تھی، چیدہ چیدہ سکیموں کے نام فراہم کئے جائیں؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): صوبہ خیبر پختونخوا کو وفاقی حکومت سے سال 2008-09 میں ترقیاتی

سکیموں کیلئے 3,974.293 ملین روپے ملے ہیں۔ سکیموں کی تفصیل فراہم کی گئی۔ اس کے علاوہ این ایف

سی ایوارڈ کے تحت 13,183.310 ملین روپے بطور مالی اعانت Special Grant / Subvention

اور دیگر غیر ترقیاتی اخراجات کیلئے 1,696.751 ملین روپے ملے ہیں، تفصیل فراہم کی گئی۔

جناب سپیکر: مطمئنہ ئے ترینہ کہ نہ؟

محترمہ نور سحر: نہ جی، نہ سر، د فنانس نہ خوک مطمئن دی؟

جناب سپیکر: جی سپلیمنٹری سوال کوئی، مختصر سوال کوئی جی، مختصر۔

محترمہ نور سحر: سر، میرا کونسیجین یہ ہے کہ یہ کن بینکوں میں ہے، اس کا کتنا مارک اپ ہے؟ انہوں نے تو

مارک اپ بتایا ہے نہ بینکوں کا بتایا ہے، صرف ہمیں وہ ڈیٹیل بتائی گئی کہ اتنی رقم، تو یہ رقم رکھی کہاں گئی

ہے، اس پر مارک اپ کتنا مقرر کیا گیا ہے؟ یہ تو آپ لوگوں کو بتانا چاہیے تھا۔

جناب سپیکر: کوم؟

محترمہ نور سحر: دا گرانٹ چہ کوم راغلیے دے، ہغہ تاسو کوم بینکونو کنبے

اینبود لے دے، ہغے باندے مارک اپ خومرہ دے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میرا بھی سٹیلینٹری ہے۔ اگر یہ لسٹ گرانٹ بھی ہے تو گرانٹ صوبے کو ملی ہے۔ دیکھیں اس نے Sub question کیا ہے کہ صوبے کو کتنی گرانٹ ملی ہے؟ تو یہ جو لسٹ لگائی گئی ہے، یہ تو پیپلز ورکس پروگرام کی اور پی ایس ڈی پی کی لگائی گئی ہے، وہ تو فیڈرل ڈیولپمنٹ سکیمیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب، دا د نور سحر بی بی کوم سوال چہ دے، ہغے د گرانٹ خبرہ کرے دہ خو مونر بیا ورسرہ ہم پی ایس ڈی پی شامل کرے دے، کوم گرانٹ چہ مونر لہ فیڈرل گورنمنٹ راکوی یا Subventions، ہغہ د پراونشل بجٹ حصہ جو پیری، د ریگولر بجٹ حصہ، بیا زمونر دا خیال وو چہ کیدے شی کہ دا د پی ایس ڈی پی خبرہ غواری نو د پی ایس ڈی پی ڈیٹیلز مو ہم ورسرہ ورکری دی جی۔ Grant / Subventions چہ کوم مونر تہ راخی نو ہغہ خو د بجٹ حصہ بہ جو ریدہ، اوس نن سبا ہغہ گرانٹس چہ دی، یا مونر چہ سپیشل کیس او غوارو د فیڈرل گورنمنٹ نہ، ہغہ مونر ہم تفصیل ورکریے دے جی او دا بل پی ایس ڈی پی مو ہم ورکریے دے جی۔

جناب سپیکر: نہ دا ہم تھیک دہ، بی بی، دا Appreciate کوہ پہ لس ورخو کنبے ئے جواب درکریے دے، Again - Cleared نور سحر بی بی، سوال نمبر 20۔

* 20 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ حکومت نے وفاقی اور صوبائی سطح پر گریڈ ایک سے پندرہ تک تمام سرکاری ملازمین کو اپ گریڈ کیا تھا؛

(ب) مذکورہ ملازمین میں سٹینوگرافروں کو اپ گریڈ کیوں نہیں کیا گیا؛

(ج) آیا حکومت سٹینوگرافروں کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): (الف) سابقہ وفاقی و صوبائی حکومت نے گریڈ ایک سے پندرہ تک تمام ملازمین کے پے سکیل کو اپ گریڈ نہیں کیا تھا بلکہ صرف درج ذیل آسامیوں کو وفاقی حکومت نے

مورخہ 28-07-2007 سے اپ گریڈ کرنے کا نوٹیفیکیشن جاری کیا تھا جس کو صوبائی حکومت نے بھی اس صوبہ میں لاگو کیا تھا۔

(1) اسٹنٹ، سکیل 11 سے 14۔

(2) آڈیٹر سکیل 11 سے 14۔

(3) سینیئر کلرک سکیل 7 سے 9۔

(4) جونیئر کلرک سکیل 5 سے 7۔

(5) سکیل 1 تا 4 ملازمین کو ایک سکیل بلند درجگی عطا کی گئی تھی (صرف ایک دفعہ) نوٹیفیکیشن بحوالہ No. FD/SO (FR) 7-2/2007 مورخہ 28 جولائی 2007 ملاحظہ ہو۔

(ب) چونکہ سٹینوگرافروں کی آسامیوں کو وفاقی حکومت نے اپ گریڈ نہیں کیا تھا اس لئے صوبائی حکومت کے پاس بھی ان آسامیوں کو اپ گریڈ کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔

(ج) اسٹنٹ، سینیئر کلرک اور جونیئر کلرک کی طرح سٹینوگرافر کی آسامیاں بھی وفاقی حکومت اور تمام صوبوں میں یکساں پے سکیل میں موجود ہیں، لہذا اس سلسلہ میں صوبائی حکومت کیلئے یکطرفہ طور پر سٹینوگرافرز کے پے سکیل میں رد بدل کرنا مناسب نہ ہوگا۔ مزید برآں صوبائی اسمبلی سے منظور شدہ قرارداد کی روشنی میں صوبائی حکومت نے پہلے ہی وفاقی حکومت سے سٹینوگرافروں کی آسامیوں کی اپ گریڈیشن کی سفارش کی ہے۔ وفاقی حکومت کی طرف سے اس ضمن میں جواب موصول ہونے پر ہی مزید کارروائی ممکن ہوگی۔ محکمہ خزانہ کی چٹھی بحوالہ No. SO (FR)/FD/7-2/2008 مورخہ 6 اپریل 2010 ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

Mr. Speaker: Supplementary?

محترمہ نور سحر: جی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، سٹینوگرافروں کو انہوں نے جو لیٹر ایشو کیا ہے تو یہ اپریل 2010 میں ایشو کیا ہے، اب یہ اپریل 2011 آ گیا۔ آیا اس سال میں انہوں نے کوئی دوبارہ ان کو ریمانڈر دیا، بس ایک دفعہ لیٹر بھیج دیا اور اپنی جان خلاصی کر دی اور اسمبلی کو رپورٹ بھیج دی، ابھی تک اس پوسٹ پر کوئی بھی تعینات نہیں ہوا، اس کی وجہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی جناب آنر ایبل منسٹر صاحب، فنانس منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب، دوئی خود ا کوم ور کمرے دے اپ گریڈیشن۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ دیکھنے کو تاسو اپ گریڈیشن غواہی کنہ، ستاسو خو تعیناتی والا خبرہ نشته؟

وزیر خزانہ: اپ گریڈیشن دے کنہ۔

محترمہ نور سحر: اسمبلی تہ دوئی رپورٹ ورکے دے خود دوبارہ دوئی ریمانڈر نہ دے کرے۔

جناب سپیکر: کوئسچن تہ خپل او گورہ، تاخہ غوبنتی دی؟

محترمہ نور سحر: سرکاری ملازمین کو اپ گریڈ کیا گیا، خو تر او سہ پورے خو هغوی اپ گریڈ شوی نہ دی کنہ، د کوم کس د پارہ چہ دوئی لیٹر لیبرلے دے، شا تہ تاسو لیٹر او گورئی کنہ، یہ هغے پسه خو دوئی نہ ریمانڈر لیبرلے دے او نہ بیا یہ هغوی پسه دغہ کپی دے۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب، مونہ تہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نودا خو وفاقی فیڈرل گورنمنٹ کوی، زما یہ خیال د دوئی خو پکبنے بیا۔۔۔۔۔

وزیر خزانہ: ٲول دغہ کبنے یو شان پے سکیل دے جی کنہ، فیڈرل گورنمنٹ تہ مونہ ورکپی دی یہ دے دغہ کبنے جی۔

محترمہ نور سحر: سر دوئی ریمانڈر نہ دے لیبرلے هغہ کس تہ کنہ، بس دا لیٹر تاسو ایشو کرے دے۔

جناب سپیکر: دا 'تھرو آؤٹ' پاکستان یو رنگ سکیل چلیری؟

وزیر خزانہ: یو پے سکیل وی جی، مونہ ورتہ کلیئر دغہ کرے دی، د تعیناتی خبرہ پہ دیکھنے نشته دے او نہ۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: دا دغہ اپ گریڈیشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بی بی، ٹھیک ہے آپ بیٹھ جائیں، شکریہ۔ نور سحر بی بی۔ Again۔

* 18 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ قومی مالیاتی کمیشن این ایف سی ایوارڈ کے تحت خیبر پختونخوا کو پہلے کتنا حصہ دیا جاتا تھا اور اب کتنا دیا جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): گزشتہ قومی مالیاتی ایوارڈ 97-1996 صد ارتق حکم نامہ کے تحت مالی سال 10-2009 کیلئے صوبوں کا حصہ 49 فیصد متعین کیا گیا اور ساتویں قومی مالیاتی ایوارڈ 10-2009 جو کہ یکم جولائی سے نافذ العمل ہو چکا ہے، اس میں صوبوں کا حصہ پہلے سال 56 فیصد متعین کیا گیا ہے اور باقی سالوں میں 57.5 فیصد ہوگا، جس کا تقابلی جائزہ درج ذیل ہے:

ساتواں قومی مالیاتی ایوارڈ جو کہ یکم جولائی 2010 سے نافذ العمل ہو چکا ہے۔

(1) i- قابل تقسیم پول 14.62 فیصد شرح

ii- دہشت گردی کے خلاف جنگ 1.80 فیصد شرح

(2) ماضی کے برعکس اس مرتبہ وسائل کی تقسیم صرف آبادی کی بجائے ایک کثیرالاجہتی فارمولے پر کرنے کا فیصلہ کیا گیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

آبادی	82 فیصد
غربت و پسماندگی	10.3 فیصد
ریونیو کولیکشن / جنریشن	5 فیصد
معلوس شرح آبادی	2.7 فیصد

(3) درج بالا فارمولے کے تحت صوبوں کو حاصل ہونے والے وسائل کی شرح درج ذیل ہوگی:

پنجاب	51.74 فیصد
سندھ	24.55 فیصد
خیبر پختونخوا	14.62 فیصد
بلوچستان	9.09 فیصد
میزان	1000.00 فیصد

(4) صوبہ خیبر پختونخوا میں دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ کے سبب صوبے کی معیشت بری طرح متاثر ہوئی۔ ساتویں ایوارڈ میں متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ مذکورہ جنگ پر صوبے میں اٹھنے والے تمام اخراجات وفاقی حکومت برداشت کرے گی۔ اس مقصد کیلئے صوبہ خیبر پختونخوا کو وفاق کے قابل تقسیم (مجموعی) پول میں سے ایک فیصد حصہ دیا جائیگا۔ یہ حصہ ساتویں ایوارڈ کے پانچ سال کے عرصے کیلئے صوبہ

خیبر پختونخوا کو اضافی وسائل کے طور پر فراہم کیا جائیگا۔ مذکورہ حصہ صوبوں کیلئے قابل تقسیم پول کا 2010-11 کیلئے تقریباً 1.8 فیصد ہوگا۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: Yes Sir۔ سر، اسمیں بھی انہوں کل رقم بتائی ہے، یہ نہیں بتایا کہ سود کتنا ملتا ہے اور کہاں رکھا گیا ہے اور پھر یہ ٹوٹل Percentage میں انہوں نے بتایا ہے تو اگر یہ ٹوٹل Percentage میں ہمیں بتائیں تو ہمیں کیا پتہ چلتا ہے کہ یہ کتنی رقم پر ہمیں یہ Percentage دیتے ہیں؟ جب رقم کا پتہ نہیں ہوتا تو Percentage کا ہم کیسا اندازہ لگا سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: بی بی، یہ جو آپ اسمیں ابھی سود کی بات کرتے ہیں، مولوی صاحب سن رہے ہیں، خواہ مخواہ بڑا (جھگڑا) بنا رہی ہیں۔

محترمہ نور سحر: سر، یہ مسئلہ نہیں ہے۔ (تھقے)

جناب سپیکر: اور دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے پوچھا بھی نہیں ہے۔

محترمہ نور سحر: سر، میں نے یہ پوچھا ہے کہ رقم کتنی ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ کل رقم اتنی ہے تو سر Percentage بتایا، انہوں نے Percentage میں مجھے بتایا، مجھے رقم کی تعداد نہیں بتائی ہے۔

جناب سپیکر: یہ جو سوال آپ اس وقت نہیں پوچھتیں، اس وقت بھی نہ پوچھیں، یہ تو صحیح جواب مجھے لگ رہا ہے، جی فنانس منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر خزانہ: د پیسو تعداد ٹے نہ دے وٹیلے، د حصے دغہ ٹے کرے دے چہ خومرہ حصہ ملاویبری پراونس تہ؟ دوئی Percentage غوبنتے دے جی، سپیکر صاحب، زہ بہ خہ او کر مہ؟

(شور)

محترمہ نور سحر: مونبر در رقم تعداد غوبنتے دے او تاسو راتہ Percentage را کوئی، دا خوسر تال متول شو چہ دوئی بہ Percentage صرف لیکی او دوئی بہ رقم مونبر تہ نہ بنائی، پکار دہ چہ پہ دیتیل کنبے تاسو مونبر تہ رقم او بنائی کنہ، دا خو تاسو تہ پہ یاد وہم پکار دہ چہ یاد وی۔

(تھقے)

جناب سپیکر: جی۔

وزیر خزانہ: دھر کال د پارہ بحت استیمیت بیل بیل وی، ریونیو تارگتس چہ فیڈرل گورنمنٹ یو تارگت فکس کری چہ دومرہ بہ زمونر Budget receipts وی جی، ہغہ کم شی زیات شی، ہغہ خود فگر اود اماؤنٹ حصہ دہ جی۔ خبرہ دا دہ Percentage wise پراونسز تہ شیئر ملاویزی، کوم چہ پہ دے این ایف سی کنبے Increase شوے دے، دا د خوشحالی خبرہ دہ جی۔

جناب سپیکر: نہ نہ، ٹھیک ہے، یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، آپ بیٹھ جائیں، شکریہ جی۔ بی بی، جو سوال آپ نے پوچھا ہے، اس کا جواب صحیح ٹھیک لگ رہا ہے۔ Next۔
(شور)

محترمہ نور سحر: کونسیجین نمبر 13۔ سر، لیڈیز کے ساتھ آپ اسی طرح کرتے ہیں، ان کے سوال کو ٹال مٹول کر کے آگے چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: بی بی، بات ایسی ہے کہ جو آپ۔۔۔۔۔۔
محترمہ نور سحر: سر، جب ممبر اٹھتا ہے تو اس کو ایک گھنٹہ ٹائم دیا جاتا ہے، جب فیملی اٹھتی ہے تو اس کے ساتھ، سر یہ زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: دیکھو یہ Unparliamentary words نہ Use کریں۔
محترمہ نور سحر: سر، ابھی ذاکر اللہ صاحب کو ایک گھنٹہ آپ نے دیا ہے، یہ میرے بھائی ہیں۔

جناب سپیکر: ابھی، بات سنیں، جو آپ کے Healthy Questions آتے ہیں، جو Constructive Questions آتے ہیں، جو To the point ہوتے ہیں، ان کو مجھ سے زیادہ کوئی Appreciate نہیں کرتا۔

محترمہ نور سحر: سر، اس سے زیادہ Healthy کیا ہو سکتا ہے، خیبر بینک کا اتنا Healthy Question ہے۔

جناب سپیکر: وہ آپ نہیں سمجھتیں، پھر میری کرسی پر بیٹھ جائیں تو آپ سمجھ جائیں گی۔ (قلم) جی، سوال نمبر 13۔

* 13 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر اعلیٰ صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ انتظامیہ نے مختلف بینکوں میں رقم جمع کی ہے:

(ب) محکمہ نے کن کن بینکوں میں کتنی رقم کس شرح منافع پر جمع کی ہے، نیز مذکورہ رقم خیبر بینک میں جمع نہ کرانے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔
(ب) محکمہ انتظامیہ نے نیشنل بینک، حبیب بینک اور خیبر بینک میں کھاتے کھولے ہیں جن میں زیادہ تر تعداد خیبر بینک کے ساتھ ہے۔ کھاتہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈپٹی سیکرٹری انتظامیہ، پختونخوا ہاؤس اسلام آباد / شاہی مہمان خانہ پشاور

(1) محکمہ انتظامیہ نے اس سلسلے میں دو عدد اکاؤنٹس کھولے ہوئے ہیں، ایک حبیب بینک، پولیس روڈ برانچ، اکاؤنٹ نمبر 19-1699 اور دوسرا نیشنل بینک آف پاکستان، پولیس روڈ برانچ، اکاؤنٹ نمبر 8-4973 ہیں۔ حبیب بینک میں 23, 50,000 روپے اور نیشنل بینک میں 15,825, 2 روپے کی رقم موجود تھی جو کہ خیبر پختونخوا ہاؤس اسلام آباد اور شاہی مہمان خانہ پشاور کے کمرہ کرایہ کی مد میں وصول کر کے جمع کیے گئے تھے۔

(2) چونکہ 2002 میں خیبر بینک، پولیس روڈ برانچ موجود نہیں تھا اور قریب ترین بینک حبیب بینک پولیس روڈ برانچ تھا اس لئے اکاؤنٹ مذکورہ بینک میں کھولا گیا۔

(نوٹ): اب یہ دونوں اکاؤنٹس بند کر دیئے گئے ہیں اور تمام رقم گورنمنٹ خزانہ میں جمع کی گئی ہیں۔
سیکرٹری انتظامیہ کے نام پر دو کرنٹ اکاؤنٹس نمبر 3-1007 اور 6-5220 نیشنل بینک میں موجود ہیں اور ضرورت کیلئے مختص کیے گئے ہیں۔ مثلاً گولڈن جوبلی کی رقم اس اکاؤنٹ سے ادا کی گئی اور سانحہ میریٹ ہوٹل کی وجہ سے پختونخوا ہاؤس اسلام آباد میں جان بحق اور زخمی شدہ افراد کی مالی معاونت کیلئے ریلیف کمشنر سے وصول شدہ چیک جمع کیا گیا اور متعلقین میں رقم تقسیم کی گئی۔ اس قسم کی دوسری ادائیگیاں اس اکاؤنٹ سے کی جاتی ہیں۔

بینویٹنٹ فنڈ سیکشن، محکمہ انتظامیہ

(1) گزشتہ پانچ سالوں کی دوران مبلغ 36,500, 53, 1 روپے خیبر بینک، سول سیکرٹریٹ برانچ اکاؤنٹ نمبر 8-0947 میں جمع کیے گئے۔ موجودہ شرح منافع پانچ فیصد ہے۔ یہ رقم سرکاری ملازمین کے بچوں کے سالانہ تعلیمی و ضائف، طبی وجوہات کی بنا پر فارغ شدہ / دوران سروس فوت شدہ / بعد از سروس فوت شدہ ملازمین کے اہل خانہ کی ماہانہ امداد اور تجسیم و تکلفین کے اخراجات کی مد میں خرچ کی گئی۔

(2) مذکورہ روپے پہلے دن سے بینک آف خیبر میں ڈیپازٹس کیے گئے۔

بینولینٹ فنڈسی، محکمہ انتظامیہ

اس سیل کیلئے دس کھاتے کھولے گئے ہیں جن میں دو کھاتے نیشنل بینک میں اور آٹھ کھاتے خیبر بینک میں ہیں جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Ji, any supplementary?

محترمہ نور سحر: Yes Sir۔ اس میں بھی سر، انہوں نے سوڈ کی ڈیٹیل بھی نہیں بتائی اور Five percent انہوں نے رکھا ہوا ہے، Five percent کوئی Percentage ہے کہ انہوں نے رکھا ہے، اتنا کم Percentage انہوں نے کیوں رکھا ہے خیبر بینک میں؟

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پوچھیئے، کیا پوچھنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نور سحر: سر انہوں نے Five percent رکھا ہے سرکاری ملازمین اور بچوں کی سالانہ تعلیم کیلئے وضائف، طبی وجوہات آپ یہ دیکھ لیں۔ (الف) پر Five percent رکھا، Five percent کوئی Percentage جو انہوں نے رکھا ہے، Five percent اتنا کم Percentage کس طرح یہ رکھ سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی جناب آنریبل منسٹر صاحب۔ عبدالاکبر خان! یہ سوال آپ Explain کریں ان کا۔

جناب عبدالاکبر خان: مجھے خود پتہ نہیں، یہ سن کر کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: You are healthy، جی آپ ہمارے لیڈر ہیں نا، لیڈر۔

(مداخلت)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، وہ تو Definitely موڈ ہے، جناب سپیکر، جب اس نے حصہ مانگا، حصے کے متعلق پوچھا تو Definitely وہ Percentage بتا دیگا، اگر وہ ماؤنٹ پوچھتی تو وہ ماؤنٹ بتا دیتا۔ چونکہ اس نے حصے کا پوچھا ہے تو حصہ Percentage کے حساب سے ہوتا ہے کیونکہ سر جب آپ پوچھیں گے کچھ اور، اور جواب مانگیں گے کچھ اور۔

جناب سپیکر: جی۔ Next، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اچھی بات ہے مفتی صاحب، یہ نور سحر بی بی اچھی تکراری ہیں کونسنج کرنے میں۔

محترمہ نگلت باسمین اور کرنی: جناب سپیکر، مجھے تھوڑا سا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی اوڈریری ددہ نمبر دے۔ جی مفتی صاحب۔

محترمہ نگہت ماسمین اور کزئی: جناب سپیکر صاحب، میں جانتی ہوں کہ اس کا نمبر ہے، جناب سپیکر صاحب، میں کہنا یہ چاہ رہی ہوں کہ ہاؤس میں جتنے اچھے سوالات کو خواتین لیکر آتی ہیں۔۔۔۔۔
 جناب سپیکر: ہم Appreciate کرتے ہیں۔
 محترمہ نگہت ماسمین اور کزئی: آپ Appreciate کرتے ہیں۔۔۔۔۔
 جناب سپیکر: آپ کو بھی Appreciate کرتے ہیں۔ جی، مفتی کفایت اللہ صاحب کو فلور دے دیں۔ جی۔
 مفتی کفایت اللہ صاحب۔
 مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔۔۔۔۔
 جناب سپیکر: سوال نمبر 23۔

* 23 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
 (الف) صوبائی حکومت ممبران اسمبلی کے حلقوں میں ترقیاتی کاموں کیلئے سپیشل پیسج کی مد سے بھی فنڈ فراہم کرتی ہے;
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:
 (1) آیا حکومتی اور اپوزیشن ممبران اسمبلی کے حلقوں میں مذکورہ مد سے یکساں فنڈ تقسیم کیا جاتا ہے;
 (2) حکومتی اور اپوزیشن ممبران اسمبلی کے حلقوں کے مابین اگر مذکورہ فنڈ کی تقسیم میں فرق ہے تو وہ کتنا ہے، تفصیل فراہم کی جائے;
 (3) موجودہ حکومت کی ابتداء سے لیکر تاحال سپیشل پیسج کی مد میں ہر صوبائی حلقے کو کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے اور کتنا خرچ کیا گیا ہے;
 (4) جناب محترم وزیر اعلیٰ صاحب، جناب وزیر منصوبہ بندی و ترقیات اور جناب وزیر خزانہ کے حلقوں میں گزشتہ تین سالوں کے دوران سپیشل پیسج کی مد سے کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟
 جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں۔
 (ب) (1) جی نہیں۔
 (2) حکومتی اور اپوزیشن ممبران اسمبلی کے مابین سپیشل پیسج فنڈز کی تقسیم میں فرق کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(3) موجودہ حکومت کی ابتداء سے لیکر تاحال سپیشل پیسج کی مد سے ہر صوبائی حلقہ کو ملنے والے فنڈ کی تفصیل مہیا کی گئی تاہم اس رقم سے خرچ کی تفصیل متعلقہ ضلعی انتظامیہ یعنی ڈی سی او آفس سے حاصل کی جاسکتی ہے کیونکہ سپیشل پیسج کے تحت رقم ضلعی Account-IV میں منتقل کی جاتی ہے، جسکی تفصیل محکمہ دیہی ترقی، بہتر طور پر دے سکتا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary ji?

مفتی کفایت اللہ: اس میں یہ سپلیمنٹری ہے کہ میں نے جز (3) میں پوچھا ہے کہ موجودہ حکومت کی ابتداء سے لیکر تاحال سپیشل پیسج کی مد میں ہر صوبائی حلقے کیلئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے اور کتنا خرچ کیا گیا ہے؟ تو انہوں نے اس کا جواب دینے سے معذرت کی ہے، تو مجھے آئریبل منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا ہے کہ یہ معذرت کیوں ہے؟

جناب سپیکر: جی، جناب آئریبل فنانس منسٹر صاحب معذرت بیان کریں۔

وزیر خزانہ: نہ جناب سپیکر صاحب، د مفتی کفایت اللہ دا سوال چہ "جناب وزیر اعلیٰ صاحب، وزیر منصوبہ بندی و ترقیات اور وزیر خزانہ کے حلقوں میں تین سالوں کے دوران سپیشل پیسج کی مد سے"، یو دغہ سوال دے جی او یو "ابتداء سے لیکر تاحال سپیشل پیسج کی مد میں"، نو د ہغے دیتیلز جی دا مونبر Provide کیری دی۔

مفتی کفایت اللہ: کہاں ہیں؟

وزیر خزانہ: دا شتہ دی، دا شتہ دی، شتہ۔

جناب سپیکر: دا موؤر تہ شتہ، موؤر تہ ہم شتہ او دا ڊیر زیات وو نو زما پہ خیال دا جی داسے دہ کنہ، ڊیر دی کنہ۔

(شور)

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، دا-----

جناب سپیکر: اصل میں جس پر خرچہ زیادہ ہوتا ہے تو اس کو Exemption مل جاتی ہے کہ موؤر کو اور سیکرٹریٹ سٹاف اور منسٹرز صاحبان کو وہ کاپیاں مل جاتی ہیں۔ جی اوس ستاسو کوئسجن پکبنے خہ دے جی؟

مفتی نقایت اللہ: زما پہ دیکھنے دا کوئسچن دے، زہ وزیر موصوف تہ وایمہ چہ دریم جز تہ راشہ، ماسوال کرے دے، دوئی د جواب نہ معذرت کرے دے نوزہ خو نہ پوہیرمہ، دا یو ڊیر آنریبل۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ ڊیٹیل ڊیر کافی راغله دے، شاتہ خو گورہ۔

مفتی نقایت اللہ: نہ ہغہ منم جی، ہغہ منم، پہ ہغے نہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہ ہغے کنبے ئے یو چل کرے دے۔

مفتی نقایت اللہ: جی؟

جناب سپیکر: ہغہ ئے دومرہ نرے نرے لیکلے دے چہ زہ ئے نہ وینم نو تاسو بہ ئے خہ او وینی؟

مفتی نقایت اللہ: بنہ جی، خیر جی دا بہ معلومہ شی، دا بہ مونرہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ، او گورہ دومرہ نرے نرے دے۔

مفتی نقایت اللہ: خو زما دا عرض دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: فنانس منسٹر صاحب، یہ ذرا بڑا لکھا کریں تاکہ ہم سب اچھی طرح دیکھ سکیں، یہ بہت باریک لکھا ہے۔

مفتی نقایت اللہ: فنانس منسٹر کی نیت نہیں ہے کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے۔ (تہقہ)

جناب سپیکر: کہ اس پر سمجھ سکیں۔ جی، ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، پہ دغہ باندمے زمونرہ Question already پروت دے خو زہ دا وایم چہ دا ہر ممبر تہ فراہم شی چہ پتہ اولگی چہ چا تہ خومرہ خومرہ پیسے ملاؤ دی؟ د دغہ Kind سوال ما ہم کرے دے او جی دا مونرہ تہ چہ کومے کاپیانے ملاؤ دی، 'کلین' کاپی چہ مونرہ تہ ملاؤ شی، مونرہ تہ پکار دی ہر ممبر تہ چہ دوئی ور کری۔

جناب سپیکر: کاپی بہ تاسو تہ ملاو شی۔ Ji, next۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: سپیکر صاحب، تفصیل پکبنے۔۔۔۔

جناب سپیکر: دہغے بلا ڈیر تفصیل ئے ور کرے دے خو ڈیر نرے نرے دے ، سرے پرے پوہیری نہ ، Technical Knock out ئے راتہ ----

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر ، چہ دوئ جواب نہ دے را کرے نو دوئ معذرت ولے کرے دے جی؟

جناب سپیکر: جی۔

وزیر خزانہ: د کوم کال مفتی صاحب زمونر نہ تپوس کرے دے ، د کوم کال د پارہ پیکیز دوئ دغہ کوی؟

مفتی کفایت اللہ: دے وائی جی ، موجودہ اس رقم سے خرچ کی تفصیل متعلقہ ضلعی انتظامیہ یعنی ڈی سی او آفس سے حاصل کی جاسکتی ہے کیونکہ سپیشل پیکیج کے تحت رقم ضلع میں منتقل کی جاتی ہے جس کی تفصیل ، یعنی دوئ تفصیل نہ دے را کرے جی ، د تفصیل نہ ئے معذرت کرے دے۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب ، تاسو چہ د کوم فنڈ تفصیل غوبنتے و نو ہغہ بنہ ڈیر ور کرے دے ، ما خوتا تہ اووئیل او خرچہ بہ د دی سی او پخپلہ معلوموی داسے ، ہاں جی۔

وزیر خزانہ: اکاؤنٹ فور تہ لار شی ، اکاؤنٹ فور بیا د دسترکت پہ دغہ کبے راخی۔

جناب سپیکر: اکاؤنٹ فور تہ ستاسو ، لوکل گورنمنٹ بہ ئے ور کوی ، دا کونسچن فریش راوری نو دا بہ د لوکل گورنمنٹ نہ جواب اخلو۔

مفتی کفایت اللہ: ستاسو وزیر صاحب پکبے ----

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ اتنا آپ کی فنانس منسٹری میں کمیوٹر نہیں ہے جو Bold تھوڑا لکھ سکے؟

مفتی کفایت اللہ: تاسو خو جی دے بیج کوی۔

جناب سپیکر: نہ ، نہ ئے بیج کومہ ، زما سرہ ہم زیاتے شوے دے ، زما سرہ ہم زیاتے دے ، ستاسرہ خو یواھے نہ دے۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب ، کوم دغہ چہ دسترکت تہ لار شی نو دہغے بیا Expenditure۔

جناب سپیکر: ہفہ خو پوہہ شو۔

وزیر خزانہ: د Expenditure دستہرکت گورنمنٹ تہ بیا پتہ وی کنہ جی چہ دومرہ Expenditure او شو، پہ دیکنبے دومرہ Lapse شو، دومرہ دا شو، ہفہ ڊیٹیلز چہ وی او دا شتہ ڊیٹیلز چہ مونہر ورکری دی نو تاسو صرف مونہر تہ او ممبر صاحب تہ مو ورکری دی، نور ہاؤس تہ مونہ دی ورکری۔ پہ دیکنبے ڊیر زیات ڊیٹیلز دی جی، ہفہ تاپنگ یا پرنٹنگ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ ڊیٹیلز متعلق دا انسٹرکشنز دی چہ دا لہر Bold ورکوی چہ سرے ئے پرہا ولے شی، دا Readable نہ دی۔

وزیر خزانہ: تہیک دہ جی۔

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب، Again۔

* 24 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) بینک آف خیبر مختلف افراد اور اداروں کو قرضے فراہم کرتا ہے جو اکثر واپس نہیں کیے جاتے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بینک آف خیبر کے Top hundred نادہندہ گان کی تفصیل بمعہ واجب الادا رقم، عرصہ نادہندہ گان، تاریخ رقم واپسی اور تاحال اقدامات فراہم کیے جائیں؟
جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) زیر دفعہ (1) 33-A بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962 بینک Top hundred نادہندہ گان کی تفصیلات ظاہر نہیں کر سکتا، بہر حال کل واجب الادا رقم جو نادہندہ گان کے ذمہ ہے بمعہ ان اقدامات کے جو اس کی وصولی کیلئے کیے جا رہے ہیں، درج ذیل ہیں:

کیس: 100

کل واجب الادا رقم: 3518.658

وصولی کیلئے کیے گئے اقدامات: واجب الادا رقم کی وصولی بذریعہ قانونی نوٹس ولینڈریونیو ایکٹ 1967 (LRA) اور وصولی کی کارروائی فنانشل انسٹی ٹیوشنز (ریکوری آف فنانسز) آرڈیننس 2001 کے تحت کی جا رہی ہے۔

مفتی سفاقت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ سوال میں اردو میں کرنا چاہتا ہوں، صوبہ خیبر پختونخوا گورنمنٹ کا ایک ہی بینک ہے، بینک آف خیبر، میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اس کے Top hundred کون ایسے لوگ ہیں جنہوں نے قرض لیا، واپس نہیں کیا؟ تو میں تو اس مافیا کو معلوم کرنا چاہتا تھا اور انہوں نے اس پر پردہ ڈالا ہے، پردہ نشین بنایا ہے، تو میرا سوال تو حل نہیں ہوا اور پھر وہ کونسی ڈاکو منٹس ہیں جو اس اسمبلی سے چھپائی جاتی ہیں اور وہ کیسے پردہ نشین ہیں جن پر پردہ ڈالنا صوبائی وزیر خزانہ کیلئے ضروری ہے؟ میں تو اس کو اسمبلی کے استحقاق کے خلاف سمجھتا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس ہاؤس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی One by one، عبدالاکبر خان، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، انہوں نے یہ جو 3518 لکھا ہے، صرف یہ اماؤنٹ ہے کہ یہ ملین میں ہے۔

وزیر خزانہ: ملین میں ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ادھر لکھا نہیں ہے اس لئے میں کہہ رہا ہوں۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نور سحر بی بی، نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ ٹاپ سیکرٹ اس وقت ہوتا ہے جب یہ قرضے دیتے ہیں، جب وہ بھاگ جاتے ہیں اور وہ سب کچھ لے جاتے ہیں تو اس وقت وہ ٹاپ سیکرٹ نہیں رہتا، وہ چور، ڈاکو ہے، اس کا نام اسمبلی فلور پر انہوں نے کیوں نہیں دیا؟ یہ تو بڑی زیادتی ہے۔ دوسرا کونسپن یہ ہے کہ۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: بس ایک کونسپن، One time one question۔ جی، نگہت بی بی۔

(مداخلت)

محترمہ نور سحر: سر، انہوں نے سٹیٹ بینک کے رولز شامل کیوں نہیں کئے؟

Mr. Speaker: One question one time.

محترمہ نگہت یا سمین اور کزئی: جی جناب سپیکر صاحب، ہمارا صوبہ چونکہ بہت زیادہ غریب صوبہ ہے اور اسمین ان پردہ نشینوں کے نام اس اسمبلی میں ضرور آنے چاہئے جنہوں نے اتنے ملین کے قرضے لیے ہیں اور اس کو پھر معاف کروایا اور پھر یہ حکومت جو کہ یہ کہتی ہے کہ ہم نے کرپشن کو روکنا ہے اور یہ قرضہ

جنہوں نے لیا ہے، ان کو معاف کر رہے ہیں۔ سر، اس کو لکچن پر ہم سب اسمبلی والے ضرور زور دینگے کہ ان لوگوں کے نام اس اسمبلی فلور پر آنے چاہیے کیونکہ یہی اسمبلی ہے کہ جو لوگوں کو جواب دہ ہے۔
جناب سپیکر: جی آئریبل منسٹر صاحب، پلیز۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی پیر صاحب، کو لکچن۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: ایک تو یہ ہے کہ ان کی لسٹ جس طرح محترمہ نے فرمایا، بالکل اسمبلی چاہے گی کہ ان لوگوں کی تفصیلات آنی چاہئیں لیکن جہاں تک میرا اسپلیمنٹری کو لکچن ہے، وہ اس حوالے سے ہے کہ اس میں زیر دفعہ A-33 بینکنگ کمپنی آرڈیننس 1962 یہ Top hundred نادہندہ کی تفصیلات ظاہر نہیں کر سکتے، بہر حال اسمیں یہ مجھے بتایا جائے کہ کیا اس اسمبلی کو جو نادہندہ گان ہیں، اگر سپریم کورٹ کے اندر نادہندہ گان کی لسٹ فراہم ہوتی ہے، قومی اسمبلی کے اندر یہ لسٹ فراہم ہو رہی ہے، قومی اسمبلی میں ہوئی ہے تو اس معزز ایوان کو اس قابل کیوں نہیں سمجھا گیا اور یہاں پر یہ موقف (تالیماں) کیوں اختیار کیا گیا کہ جناب، اس معزز ایوان کے سامنے یہ حقائق پیش نہیں ہو سکتیں۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance.

سید محمد صابر شاہ: یہ تو ایک بہت بڑا اس ہاؤس کا استحقاق ہے جی جو کہ بری طرح پامال کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: ابھی جواب سن لیں۔

سید محمد صابر شاہ: جناب، ان کا جواب بھی آنا چاہیے اور آپ کی رولنگ بھی چاہیے ہمیں۔

جناب سپیکر: جی آئریبل منسٹر فنانس، پلیز جواب دے دیں۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب، ماتہ پہ دے ہیخ اعتراض نشتہ، خنگہ چہ وختی تاسو خبرہ او کرہ جی چہ د A-33 د لاندے، مفتی کفایت اللہ صاحب ہم او کتو، پہ ہغہ وخت کنبے نہ وو جی خو سکندر خان دوئی، کومو ملکرو چہ دغہ موؤ کرے وو نو ہغوی تہ ہم ما دا ریکوسٹ او کرو چہ بعض خیزونہ بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962 د لاندے مونر نہ شو دغہ کولے، مونر فیڈرل گورنمنٹ تہ اولیکل خو کہ بیا ہم جی کہ دا ہاؤس غواری نو مونر تہ خہ دغہ نشتہ خو ہغہ مونر تہ وائی چہ تاسو ایڈوکیٹ جنرل سرہ پرے مشورہ، مونر تہ لیٹر راغلے دے د فیڈرل گورنمنٹ نہ چہ تاسو ایڈوکیٹ جنرل نہ پرے مشورہ واخلی جی او نور

چہ سومرہ اماؤنٹ دے جی، خہ 3518 ملین روپئی دی، یعنی 3.5 ملین روپئی دی، دھغے د ریکوری پراسس شروع دے او کہ دا ہاؤس۔۔۔۔

Mr. Speaker: This Question is kept pending for three days.

ایڈووکیٹ جنرل کے ساتھ آپ بھی بیٹھ جائیں اور ان کو ادھر بھی بلائیں اور اس پہ تھوڑا Legal opinion لینے کے بعد پھر اس پہ آگے جائیں گے۔ This is kept pending for three days only، days only، کیلئے پینڈنگ کیا جاتا ہے۔ رولنگ آگئی بس، پیر صاحب نے رولنگ مانگی تھی، Three days کیلئے رولنگ ہم نے دے دی۔ جی Again مفتی صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب، سوال نمبر 28۔

* 28 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) بینک آف خیبر کے اسلامی بینکاری نظام کی شرعی نگرانی کیلئے اعلیٰ تعلیمی قابلیت کے حامل ماہرین کو نامزد کیا جاتا ہے؛

(ب) ماضی قریب میں مذکورہ بینکاری نظام کی شرعی نگرانی کیلئے ریٹائرڈ جسٹس مفتی تقی عثمانی جیسے اعلیٰ قابلیت کے حامل افراد فراٹھ انجام دیتے رہے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو شرعی نگرانی کیلئے کونسے شعبے کام کر رہے ہیں، نیز شرعی نگرانی پر مامور موجودہ افراد کی تعلیمی قابلیت، شعبے کے ساتھ وابستگی اور دیگر کوائف فراہم کیے جائیں؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) بینک آف خیبر کی شریعہ سپروائزری کمیٹی مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ہے:

- (1) مفتی محمد زاہد، نائب مہتمم، جامعہ امدادیہ، فیصل آباد۔
- (2) سید محمد عباس صاحب، پرنسپل قائد اعظم کالج آف کامرس، یونیورسٹی آف پشاور۔
- (3) ڈاکٹر دوست محمد خان، ایسوسی ایٹ پروفیسر، شیخ زید اسلامک سنٹر پشاور۔
- (4) ڈاکٹر شہزاد اقبال شام، اسسٹنٹ پروفیسر شریعہ اکیڈمی، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد۔
- (5) محمد ایوب، ڈائریکٹر ریسرچ اینڈ ٹریننگ، رفاہ سنٹر آف اسلامک بزنس رفاہ یونیورسٹی اسلام آباد۔

اس کے علاوہ کل وقتی نگرانی کیلئے شریعہ ایڈوائزر مولانا عبدالصمد صاحب، شہادۃ العالمیہ (رابطہ المدارس الاسلامیہ پاکستان)، فاضل علوم اسلامیہ عربیہ (درس نظامی)، ایل ایل بی آنرز، شریعہ اینڈ لاء انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کا تقرر کیا گیا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: ہاں جی، میں تو اس کو مناسب نہیں سمجھتا لیکن میں نے جو سوال کیا ہے کہ آپ کو کبھی خیبر بینک کیلئے ایک ایسا آدمی چاہیئے تھا جو اس کا ماہر تھا، اس کا نام ہے جسٹس مفتی تقی عثمانی صاحب، اس کی خدمات لی گئی ہیں۔ اب آپ نے ان کی خدمات سے معذرت کیوں کی ہے اور ان کی جگہ ان لوگوں کو کیوں نہیں لیا گیا جس کا گریڈ اور جس کا سکیل یہ نہیں ہے؟ مفتی تقی عثمانی صاحب ریٹائرڈ جسٹس ہیں، بہت بڑے عالم ہیں، وہ آپ کو بہتر مشورہ دے سکتے ہیں۔ یہ کیا ہوا، یہ کون سی وجوہات آئیں کہ آپ نے مفتی تقی عثمانی صاحب سے معذرت کی؟ اب فرست میں وہ نہیں ہیں اور وہ لوگ ہیں جن تمام کے علوم کو اگر جمع کر دیا جائے تو تقی عثمانی صاحب کے علم کو نہیں پہنچتے، اگر یہ بتائیں۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Finance, please.

وزیر خزانہ: سپیکر صاحب، دا خو چونکہ لسٹ دے جی، کوم چہ زمونر Already پہ شریعت باندے کار کوی جی، خو چہ د مفتی تقی عثمانی صاحب دا خبرہ دہ نو مونر Already بل ایڈوائزر د اسلامک یونیورسٹی د نومونہ ور کرے دے کنہ، زیر نگرانی د مولانا عبدالصمد صاحب د انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد، Already د دوئی اپوائنٹمنٹ شوے دے جی او کہ بیا ہم خہ دغہ وی۔۔۔۔

جناب سپیکر: کہ تاسو غواړئ، هغه خو وائی چہ دا Competent خلق دی۔۔۔۔

وزیر خزانہ: مفتی تقی عثمانی صاحب Resign کرے وو دے نہ۔

جناب سپیکر: اچھا هغه خپله Resign کرو، بیا پرے تاسو خہ کوئی؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، دا ډیره اهم مسئله ده او دا زمونر معاشی مسئله ده کنه جی۔

جناب سپیکر: نه جی چہ۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: کہ دا کمیٹی ته ریفر کوئی جی نو هلته به تفصیلی بحث پرے اوشی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! چہ ہغوی پخپلہ Resign کرو، تاسو پہ ہغہ ستیند۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: داسے نور کسان شتہ کنہ جی چہ د ہغوی ڍیرہ لویہ تجربہ دہ۔

جناب سپیکر: راولہ بیا، تاسوئے بیا راولی کنہ۔

سید محمد صابر شاہ: دا کار مفتی ہم کولے شی۔

جناب سپیکر: ہم دے ورکنے کنبینوؤ، دا بنہ خبرہ دہ۔ فنانس منسٹر صاحب!

آئندہ د پارہ دا مفتی صاحب پکنے لہ۔ Consideration کنے بہ راولی۔

مفتی کفایت اللہ: دا جی کہ تاسو کمیٹی تہ لیرئ، ہلتہ بہ ڍیتیل ڍسکشن اوشی۔

جناب سپیکر: نہ خہ Reason بہ بنایئے، خہ د پارہ لیرئ؟

مفتی کفایت اللہ: زہ جی دا چہ کوم دے د ہغوی ڍا کومنتس چیک کول غوارمہ او د

دوئ قد کا تہ، علمی قد کا تہ معلومول غوارمہ او بیا دا ہم مناسب کنر مہ چہ۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: (وزیر خزانہ سے) ان کی جو Qualification ہے، وہ ساری معلومات آپ مجھے اور

مفتی صاحب دونوں کو پہنچادیں۔ تھینک یو، جی۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

1237 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر پائین ملاکنڈ ڈویژن کا دشوار گزار پہاڑی، پسماندہ اور شورش سے متاثرہ ضلع ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت صوبے کے تمام Unattractive اور دشوار گزار ضلعوں کے سرکاری ملازمین کی مشکلات کے پیش نظر 'ہارڈ ایر یا الاؤنس' دے رہی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع دیر پائین کے ملازمین کو بھی حکومت مذکورہ الاؤنس دے رہی تھی لیکن گزشتہ سال سے یہ مذکورہ الاؤنس واپس لے لی گئی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) صوبے کے کن اضلاع کے سرکاری ملازمین کو کس بنیاد پر 'ہارڈ ایر یا الاؤنس' دیا جا رہا ہے؛

(2) ضلع دیرپائین کے سرکاری ملازمین کا کن وجوہات کی بناء پر مذکورہ الاؤنس واپس لیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبائی حکومت دشوار گزار ضلعوں کے سرکاری ملازمین کو مختلف شرح پر ہارڈ ایریا الاؤنس نہیں بلکہ Unattractive Area Allowance دے رہی ہے۔

(ج) صوبائی حکومت اب بھی ضلع دیرپائین کے ملازمین کو Unattractive Area Allowance دے رہی ہے۔

(د) (1) صوبے کے مندرجہ ذیل اضلاع کے سرکاری ملازمین کو مختلف شرح کے حساب سے Unattractive Area Allowance دیا جا رہا ہے نہ کہ ہارڈ ایریا الاؤنس۔ ضلع چترال، کوہستان، دیر، ہزارہ اور مردان ڈویژن کا ضم شدہ علاقہ، ضلع سوات، بونیر، شانگلہ اور ملاکنڈ۔
(2) ضلع دیرپائین کے سرکاری ملازمین سے Unattractive Area Allowance واپس نہیں لیا گیا ہے۔

(1) Unattractive Area Allowance in Chitral.

Basic Pay Scale	Male @ 40% and Female @ 50% of the Pay subject to the following maxima.
BPS (1-15)	Rs. 1700/-
BPS-16	Rs. 3000/-
BPS-17 & above	Rs. 4500/-

(2) Unattractive Area Allowance in Kohistan.

Basic Pay Scale	40% of the Pay subject to the following maxima.
BPS (1-15)	Rs.1500/-
BPS-16	Rs.2500/-
BPS-17 & above	Rs.4000/-

(3) Unattractive Area Allowance in Dir & merged Areas of Hazara and Mardan Divisions.

Basic Pay Scale	20% of pay subject to the following maxima.
BPS (1-15)	Rs.1000/-
BPS-16	Rs.1500/-

BPS-17 & above	Rs.2000/-
(4) Compensatory Allowance in Swat, Buner, Shangla & Malakand Districts.	
Basic Pay Scale	20% of pay subject to the following maxima.
BPS (1-15)	Rs.1000/-
BPS-16	Rs.1500/-
BPS-17 & above	Rs.2000/-

2. The conditions governing the grant of this allowance however remain unchanged.

1242 _ سید قلب حسن: کیا وزیر انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ممبران صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت کے خرچہ پر غیر ملکی دوروں پر جاتے ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

- (1) گزشتہ دو سالوں کے دوران غیر ملکی دوروں پر گئے ہوئے ممبران اسمبلی کی تفصیل بتائی جائے;
- (2) جو ممبران غیر ملکی دوروں پر نہیں گئے اور جو ممبران ایک سے زیادہ بار دوروں پر گئے ہیں، انکی تفصیل بمعہ خرچ فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) ممبران صوبائی اسمبلی کے غیر ملکی دوروں پر کئے جانے والے خرچے سے محکمہ انتظامیہ کا کوئی واسطہ نہیں بلکہ صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ ان معاملات کو دیکھتا ہے۔

(ب) (1) گزشتہ دو سال کے دوران صرف صوبائی اسمبلی کی سفارش پر جناب واجد علی خان، صوبائی وزیر ماحولیات مورخہ 07-03-2010 سے 19-03-2010 تک برطانیہ کے دورے پر گئے جس پر مبلغ 84,600/- روپے خرچ ہوئے۔

(2) محکمہ انتظامیہ کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس بارے میں صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ معلومات فراہم کر سکتا ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جناب، ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں: جناب وجیہ الزمان خان 11 اور 12 اپریل 2011; ڈاکٹر اقبال دین فاضل صاحب 11 اپریل 2011 کیلئے; جناب سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب 11 اپریل 2011 کیلئے; حاجی قلندر خان لودھی صاحب 11 اور 12

اپریل 2011 اور جناب ثناء اللہ خان میا نخیل صاحب 11 اپریل 2011 کیلئے: یہ ثناء اللہ خان میا نخیل صاحب کہیں بڑے عرصے سے غائب ہیں، میرا آئریبل ممبر صاحب، ثناء اللہ خان میا نخیل صاحب؛ جناب کشور کمار صاحب 11 تا 14 اپریل 2011۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

اب تو اس کو چھٹی دے دی لیکن اس کی خیریت کا پتہ کریں۔
محترمہ گلہت یا سمین اور کرنی: جناب سپیکر، اس کا پتہ تو عبدالاکبر خان کو کرنا چاہیے کہ کہیں پھر یہ مسئلہ فلور پہ نہ اٹھانا پڑے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Honourable Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his call attention notice No. 521.

مفتی کفایت اللہ: شکر یہ، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ محکمہ تعلیم میں ایس ای ٹی اساتذہ کی ہر وقت طلب رہتی ہے۔ ایس ای ٹی اساتذہ یا تو پی ایس سی کے ذریعے تعینات ہوتے ہیں یا پھر محکمہ ترقیوں کے ذریعے یہ آسامیاں پر کی جاتی ہیں۔ پی ایس سی کا طریقہ کار بھی لمبا ہوتا ہے تو پھر ضروری ہو جاتا ہے کہ محکمہ ترقیوں کا راستہ سہل اور آسان بنا دیا جائے۔ محکمہ ترقیوں میں یہ پابندی ہوتی ہے کہ اگرچہ پی ایس ٹی اساتذہ مطلوبہ قابلیت کے حامل ہی کیوں نہ ہوں مگر پھر بھی سی ٹی اساتذہ کو ہی موقع دیا جاتا ہے پی ایس ٹی اساتذہ کو موقع فراہم نہیں کیا جاتا۔ محکمہ شرائط کی وجہ سے بہت سے قابل اساتذہ کو طویل انتظار، طویل مشقت اور پریشانی برداشت کرنا پڑتی ہے۔ یہ پابندی جہاں اساتذہ کیلئے پریشانی کا باعث ہے وہاں بچوں کے وقت کا بھی ضیاع ہے۔ ازراہ کرم تعلیمی قابلیت اور پیشہ وارانہ مہارت کے حامل پی ایس ٹی اساتذہ کو بھی ایس ای ٹی آسامیوں پر تعیناتی کا حق دیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، ہمارے ہاں ایک بڑا مسئلہ ہے کہ ہماری سیٹیں خالی ہوتی ہیں اور اس کیلئے پھر ہم جاتے ہیں پبلک سروس کمیشن کو، ایک لمبا پروسیجر ہے میرے خیال میں، اس ایوان میں بہت دفعہ ہم نے روایا ہے کہ خدا کیلئے اس کو آسان کر دو لیکن وہ تو نہیں ہوتا، ایک اور راستہ ہے محکمہ ترقی کا، سی ٹی اساتذہ کو ترقی دے کر ایس ای ٹی بنا دیا جاتا ہے اور اگر پی ایس ٹی استاد اس سے زیادہ قابل ہو اور مطلوبہ قابلیت

ہو تو اس کیلئے راستہ نہیں ہوتا، تو میں آپ کی وساطت سے ایک راستہ معلوم کرنا چاہتا ہوں تاکہ ان کو بھی یہ موقع ملے اور وہ جو بچوں کا وقت ضائع ہوتا ہے اور جو پریشانی ہوتی ہے، خالی سیٹوں کی تو کم از کم وہ پریشانی ختم ہو جائے گی اور بچوں کا وقت ضائع نہیں ہوگا۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: جی، جناب آنریبل سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، مفتی صاحب چہ کومہ نکتہ راپور تہ کرے دہ، زہ خود مفتی صاحب د اعتراضاتو سرہ یا تنقید سرہ بالکل اتفاق نہ کومہ، بلکہ زما یقین دا دے چہ مفتی صاحب خود دے نہ خبر دے او زمونہ نہ بنہ خبر دے چہ زمونہ پہ صوبہ کنبے ہغہ چہ کومہ دسترکت کیڈر تیچرز دی، د ہغوی د پروموشن لارے چہ وے ہغہ بند وے او سروس ستر کچر سرہ ہغہ لارہ چہ دہ ہغہ کھلاؤ شوہ خوبیا مفتی صاحب چہ د پی ایس پی استاذانو خبرہ کرے دہ چہ ہغوی تہ لارے بندے دی، زما خو اول یقین دے چہ دوی بہ سروس ستر کچر کافی پہ غور باندے کتلے وی او کہ ہغوی شاید نہ وی کتلے، د ہغوی د نظرہ نہ وی تیر شوے، د تولو نہ سیوا کوتہ چہ ملاؤ دہ، ہغہ پی ایس پی تیچرانو تہ ملاؤ دہ خود مفتی صاحب چہ کومہ خبرہ کوی جی، دوی دا وائی چہ پی ایس پی کیڈر چہ کوم دے، دا چہ ڈائریکٹ ایس ای تہ لارہ شی، سپیکر صاحب، تاسو پخپلہ سوچ او کړئ چہ د پی ایس پی گریڈ چہ دے، ہغہ سات دے او د ایس ای پی گریڈ چہ دے ہغہ سولہ دے نو دا خنگہ ممکنہ دہ چہ دومرہ لوے جمپ چہ دے ہغہ بہ ایس ای پی تہ خئی؟ پی ایس پی د پارہ مونہ 60% کوتہ چہ دہ دا بہ سی پی تہ خئی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا پی ایس پی پرائمری سکول تیچر دے؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: تیچر دے، جی بالکل۔

جناب سپیکر: پرائمری سکول تیچر دے؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: پرائمری سکول تیچر۔

جناب سپیکر: دا سات گریڈ دے؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: دا سات گریڈ دے۔

جناب سپیکر: او مفتی صاحب وائی چه دا ٲول سولہ تہ بوخئی؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: دا ٲائریکٲ دوئی وائی۔

مفتی کفایت اللہ: چه د کومو کسانو قابلیت دومرہ دے هغوی تہ موقع ور کول ٲکار دی۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: زہ خبرہ کوم جی، هم دغسے خبرہ دہ جی خو مفتی صاحب چه څنگ خبرہ کوی، دے د جمٲ خبرہ کوی چه دے ٲائریکٲ جمٲ وھی، سولہ تہ ئے واستوی جی۔ زما یقین دا دے چه ٲہ یو کتاب کبنے ممکنہ نہ دہ، 60% کوٲہ چه دہ هغه مونٲر ایبنودے دہ ٲی ٲی سی یا ٲی ایس ٲی چه دوئی د سی ٲی تہ ٲروموت کیری او بیا د سی ٲی نہ چه ایس ای ٲی تہ ٲروموت کیری هغے کبنے مونٲر 40% حصہ چه ایبنودے دہ، هغه بیا مونٲر ایبنودے دہ، دا مونٲرہ سپرھیانے جوٲے کری دی او مفتی صاحب وائی چه نہ دیکبنے جمٲ وھی، زما یقین دا دے چه جمٲ بالکل ممکن نہ دے، کومہ ٲورے چه د دے تعلق دے چه دوئی وائی چه تعلیمی قابلیت ہو، دا ٲروموشن چه دے، د دے Criteria، بالکل د Experience ٲلس تعلیمی قابلیت ٲہ بنیاد باندے دا ٲروموشن چه دے هغه مونٲر تیاروؤ او زر ترزانشاء اللہ ضلعو تہ مونٲر وئیلی دی چه د سینیارٲی دا لسٲونہ به هغوی تیاروی او ٲہ دغه ٲریقہ باندے به ٲی ایس ٲی یا چه دا ٲی ایم دی یا ٲی ای ٲی دے یا اے ٲی دے یا نور چه کوم کیدرز دی، دا به ایس ای ٲی تہ مطلب، یا مخکبنے به ٲروموت کیری جی بیا۔

جناب سپیکر: شکرہ۔ بابک صاحب! دا چه کوم د دوئی مقصد دے، سیٲونہ خالی دی، دا چه کوم ٲروموشن والا قصہ دہ، دا لٲرہ تیزہ کری چه دا مسئلہ حل شی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، زما دوئی تہ درخواست دے چه د ٲوسٲونو لسٲ جوٲر کٲے شی چه کلہ کوم څائے کبنے ٲوسٲونہ خالی کیری، Automatically بیا هغے تہ د ٲروموت کیری کنہ جی، دا به هر ضلع کبنے دوئی ٲروموشن کمیٲی جوٲروی؟

جناب سپیکر: جی دا کال اتنشن دے، پہ دے ڈیبٹ نہ کوؤ جی، خود بابک صاحب دا کوم تجویز چہ راغے، دا نوٹ کھئی خان سرہ چہ خومرہ پورے وی چہ Practically پہ دے باندے عمل او کھری جی۔
وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: صحیح شو جی۔

Mr. Speaker: Next; Dr. Zakirullah Khan, to please move his call attention notice No. 528.

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع دیر پائین تحصیل اویڑی میں اکثر ہائی سکول بوائز اینڈ گریڈز کی ایس ای ٹی، سی ٹی اور بوائز سکولز میں پی ایس ٹی کی پوسٹیں خالی پڑی ہیں جس کی وجہ سے طالبات اور طلبہ کا قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے، لہذا حکومت فوری طور پر ان خالی پوسٹوں کو پر کروانے کے احکامات جاری کروائے۔
 جناب سپیکر، یو دوہ سکولونہ، مثالونہ ورتہ ورکومہ چہ یو ہائی سکول شورشین دے چہ ہغہ لکہ د مدل پہ Strength چلیبری، ہڈو پکبنے ایس ای ٹی استاذان شتہ نہ، نہ پکبنے ہیڈ ماسٹر شتہ۔ داسے یو ہائی سکول کشمیر دے چہ ہغے کبنے ہم لکہ ایس ای ٹی استاذان نشتہ۔ پرائمری سکولونہ داسے دی چہ پہ ہغے کبنے سو سو طالبات دی او یو یو تیچرز دے پکبنے، نو د منسٹر صاحب پہ نوٹس کبنے مے راوستل جی چہ فوری طور بندوبست او کھری۔

جناب سپیکر: جی جناب آنریبل منسٹر ایجوکیشن، سردار بابک صاحب۔
وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: مہربانی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، خنگ چہ ما مخکبنے ذکر او کرو، دیکبنے دا دے ایس ای ٹی تیچرز تراوسہ پورے 100% کو تہ چہ وہ، دا پبلک سروس کمیشن سرہ وہ او ہغے باندے ستاسو پخپلہ ہم علم کبنے دہ چہ یر وخت بہ پرے لگیدو۔ دا د سروس ستر کچر سرہ پچاس پرسنت زمونرہ سی ٹی چہ کوم تیچرز دی، دا بہ ایس ای ٹی تہ پروموت کیری او ہغے باندے زمونرہ کار روان دے او مونرہ امید لرو انشاء اللہ چہ زر تر زرہ ہغہ پوستونہ چہ دی، ہغہ زمونرہ ڍک شی۔ د ہغے نہ علاوہ د پبلک سروس کمیشن پہ Purview کبنے چہ خومرہ پوستونہ راتلل، ہغہ مونرہ ہغوی تہ لیبرلی دی او ایس ای ٹی جنرل باندے زمونرہ د اطلاعاتو مطابق انٹرویوز روان دی او ایس ای ٹی سائنس باندے بہ دغہ انٹرویو ہم روانہ شی او دا چہ کوم د پی ایس ای ٹی خبرہ دہ نو

ہغہ مونبر وئیلی دی ضلعو ته چہ کوم پوستونہ خالی دی ، ہغہ بیا ایدورتائز کوی او مخکنبے ایدورتائز شوی ہم دی ، پہ ہغے باندے بہ ہم مونبر کار تیز کرو چہ ہغہ پوستونہ زر ترزرہ دک شی۔

Mr. Speaker: Ji. Janab Israrullah Khan Gandapur Sahib and Saqibullah Khan Chamkani Sahib, to please move their identical call attention notices No. 530 & 531, one by one. Israrullah Khan first; No. 530, please.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ محکمہ ریونیو کے ماورائے قانون اقدامات، عدالتی احکامات کو رد کرنا اور نت نئے طریقوں سے اپنے ماتحتوں کو تنگ کرنے کی روش سے آئے دن ہم ممبران اسمبلی کو مشکلات پیش آرہی ہیں، لہذا مختصر بات کے بعد مناسب حل تجویز کیا جائے۔

میں سر، اس پہ کچھ بولنا چاہوں گا لیکن اگر ثاقب خان۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی تھینک یو سر۔ سر، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ جب ہم ایک چیز کی نشاندہی کرتے ہیں تو یقیناً اس کا کچھ ایک Background ہوتا ہے۔ میں سر، اس میں نام نہیں لینا چاہتا لیکن ابھی میری مجبوری یہ ہے کہ جو محکمہ کے حالات ہیں سر، وہاں پہ ایس ایم بی آر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ بطور رکن اسمبلی جتنے چکر مجھے کرائے ہیں، مجھے ماتحتوں کا اندازہ ہو رہا ہے کہ ان کی کیا حالت بنی ہوگی؟ مسئلہ سر، یہ ہوتا ہے کہ کال اٹینشن آتا ہے، منسٹر صاحب ہمیں تسلی دے دیتے ہیں، ہم چپ ہو جاتے ہیں، کہا جاتا ہے کہ آپ وہاں ان کے پاس جائیں لیکن جب ہم وہاں پہ جاتے ہیں تو وہاں پہ کہتے ہیں کہ ہم ڈی آر او سے رپورٹ منگوائیں گے اور یہ میرے پاس کال اٹینشن ہے 413، جو کہ میں نے اس ہاؤس میں Present کیا۔ بلور صاحب کے کہنے پہ میں وہاں پہ گیا، ایس ایم بی آر صاحب نے مجھے کہا کہ آپ ہفتے کے بعد آئیں، انشاء اللہ ڈی آر او سے میں رپورٹ لے کر آپ کی تسلی کر دوں گا، کام ہو جائے گا۔ میں سر چلا گیا، ہفتے کے بعد وہ رپورٹ جو تھی ڈی آر او نے مجھے بھی فیکس کر دی اور انہوں نے کہا کہ میں آپ کی جو Contention ہے، اس سے Agree کرتا ہوں۔ ایس ایم بی آر صاحب نے نوٹیفیکیشن کرنا تھا، ایس ایم بی آر صاحب سے جب سر میں نے درخواست کی تو انہوں نے کہا کہ یہ تو جو آپ نے باتیں کی ہیں، اس نے اس کو سیکنڈ کیا ہے، اپنی طرف سے اس کے Views اس میں نہیں ہیں تو میں نے کہا جی کہ

اگر اس کو اعتراض نہیں ہے، ڈسٹرکٹ میرا ہے، منسٹر صاحب نے آپ کی Consent کے ساتھ نتھی کیا ہے تو مسئلہ کیا ہے؟ بہر حال انہوں نے دوبارہ بھیج دیا۔ اس بیج سرائیک اور مسئلہ اس قسم کا ہوا، وہ سر میں اس وجہ سے رکھنا چاہتا ہوں کہ شاید میرا جو حال ہے، وہ باقی ممبران اسمبلی کا بھی ہو۔ اس کے بعد سر، جب میں دوبارہ گیا تو پتہ چلا کہ گزشتہ جتنی بھی پروموشنز وغیرہ ہوئی ہیں، جنہوں نے، مطلب ہے عدالتوں کے ذریعے جو بندے تھے، قانون گو سے نائب تحصیلدار وغیرہ بنے تھے، ساٹھ کے قریب ایسے کیسز ہیں کہ جن کو انہوں نے Held in abeyance کا ٹائپ کا کیا ہوا ہے، نہ اب ان کی تنخواہیں بن رہی ہیں اور وہ بے چارے لٹکے ہوئے ہیں، ان سے کہا جاتا ہے کہ ہم آپ کی ڈی پی سی کرائیں گے، کس مقصد کیلئے کر رہے ہیں؟ مجھے نہیں پتہ لیکن ایس ایم بی آر صاحب اس پر بضد ہیں۔ ابھی حلقوں میں پوسٹیں فارغ ہیں، ان کی Pay کا مسئلہ بنا ہوا ہے لیکن اس کے باوجود وہ بضد ہیں کہ میرا یہ طریقہ کار ہوگا۔ میری ایک Application تھی، اس پر سی ایم صاحب نے لکھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ان کو Pay وغیرہ نہیں مل رہی ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، ان کو نہیں ملی، باقی ان کی جو Arrival report ہے، ابھی ان کو وہ بھی نہیں مل رہی تو وہ ڈبل چیک کرنے کیلئے میں نے ان سے یہ کہا کہ آپ مہربانی کر کے اکاؤنٹ آفس میں جو بھی Arrival report ہوتی ہے، اس کی کاپی پڑھی ہوتی ہے تو وہاں پر بھی اگر آپ نتھی کرنا چاہتے ہیں، سی ایم صاحب سے سر میں نے ڈائریکٹسو سمجھ لیں یا چٹ لی۔ جب وہ ان کے پاس لے گیا تو انہوں نے کہا کہ جی، سی ایم صاحب کی چٹ اپنی جگہ پر لیکن بات یہ ہے کہ ڈی آر او جو ہے، وہ مجھے رپورٹ کرے گا، تو سر میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو اسراء صاحب ہمارے بیٹھے ہوئے ہیں، پورے صوبے پر مسلط ہیں، مجھے تو سر پتہ نہیں چلا، اگر سی ایم صاحب ان سے پتہ نہیں خوش ہیں کیونکہ جتنے میرے نانچ میں ہے، یہ کمشنر ہزارہ ہوا کرتے تھے، ہزارہ میں کرائسز ہوئے، انہوں نے ایک ایسی جگہ ان کو دے دی کہ اب ہمارے لئے اس قسم کا مسئلہ بنا ہوا ہے کہ سر، یہ جو چٹھی تھی یا جو بھی تھا، یہ تو انگریز دور کا تھا، ابھی سر آپ کے پاس فیکس ہے، ابھی سر آپ کے پاس ٹیلی فون ہے، اگر آپ ایک کام کو آسان کرنا چاہیں، آپ Telephonically بھی اس سے Post availability کا پوچھ سکتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ نہیں Through proper channel آئے اور یہ جو پرانا ڈیکورم ہے، میں نے اس کو Follow کرنا ہے۔ مجھے سر یہ پتہ نہیں ہے کہ منسٹر صاحب اس کے متعلق کیا کہنا چاہیں گے لیکن سر یہ پولیٹیکل سسٹم آف

پاکستان ہے، خالد بن سعید ہے سر، ان کی ایک بک ہے اور انہوں نے بیور کریسی کے متعلق اس میں کچھ لکھا تھا، میں سر صرف ہاؤس کیلئے رکھنا چاہتا ہوں کہ جو حال میرا ہے، پتہ نہیں یہ بیان نہیں کرنا چاہتے لیکن میں تو سر تھک گیا تھا، اس میں سر بیور کریسی، پاکستانی بیور کریسی کے متعلق اس نے لکھا ہے:

The CSP has been maintained tradition of the old colonial service and are not being well trained as administration of modern welfare state and particularly of developing country in Pakistan.

اور وہ لکھتے ہیں سر، یہ ایم اے کے کورس میں پڑھا یا جاتا ہے سر، اور یہ کوئی ایسی بک نہیں ہے کہ مطلب ہے American expert Ronald Eagle felt that Leisure میں پڑھی جائے۔ وہ لکھتے ہیں:

the position in Pakistan had hardly under gone any change since the British days. Administrative pace could be leisured during the British days when it was said that the basic unit in the administrative system consisted of one expensive officer and ten cheap clerks but in Pakistan the practice of writing.

longer and longer marginal notes on the files, congestion at the top, over centralization, over co-ordination, excessive cross referring could bring the machine to a grinding hard even the foreign expert also cited a few out radius and ridiculous cases when because of the officer in the secretariat were busy in writing marginal notes citing precedence, referring the matter back and forth with the ultimate result of file being lost in the process. Colonial یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ یہ

time کے اگر رولز آج بھی ہم پر ایسے ہی حاوی ہیں اور ایس ایم بی آر صاحب کا یہ رویہ ہے تو سر، پھر یہ ہم کیوں کہتے ہیں کہ یہ ڈیو کریسی ہے اور یہاں پر عوامی نمائندے ہیں اور ہم یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں؟ تو سر،

مجھے تو ایک بندے کا وہ قصہ یاد آتا ہے، ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہوں گا کہ ایک بندہ تھا اس کی کہیں ناک کٹ گئی تھی تو وہ بندہ جو تھا، وہ Shrewd سا تھا، اس نے کہا کہ یہ تو اچھا ہوا مجھے اللہ تعالیٰ نظر آنے لگا ہے، تو ایک

کوئی مذہبی جنونی تھا، اس نے بھی ناک کاٹ لی، تو اس نے کہا کہ مجھے تو دکھائی نہیں دے رہا، اس نے کہا چپ رہو مجھے بھی دکھائی نہیں دے رہا، کوشش یہی کریں گے کہ ہم زیادہ ہو جائیں۔ آخر میں سر، ہوتے ہوتے

یہ ہو گیا کہ کوئی میری طرح ہو گیا جو آج اپنا دکھڑا یہاں پر بیان کر رہا ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے تو اللہ تعالیٰ دکھائی نہیں دے رہا تو پھر سب کہنے لگے کہ ہمیں بھی دکھائی نہیں دے رہا ہے، تو سر، میرا تو یہ حال ہے،

ابھی ہاؤس سے میں پوچھتا ہوں کہ آپ کا بھی یہی حال ہے؟ اگر حال ہے تو مہربانی کر کے میری ہاں میں ہاں

ملائیں، اگر نہیں تو پھر منسٹر صاحب کی مرضی ہے کہ یہ اس ایس ایم بی آر کے ساتھ گزارہ کر سکتے ہیں، میں تو ان سے تھکا ہوا ہوں۔ تھینک یو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، ما لہ لبرہ موقع را کړئ ولے چه په دے هاؤس کبنے ناست هر يو په دے باندے خبرے کول غواړی۔

جناب سپیکر: نو ټول پکبنے غواړی۔

قائد حزب اختلاف: نو محترم سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دا کال اټینشن دے جی، په دے باندے ډیبیټ نه کوؤ۔

قائد حزب اختلاف: مونږه اخلاقی طور خپله که تاسو اجازت کوئ، هغه ضمیر سرے ملامتہ کوی نو ما کوله او چه تاسو وایئ چه نه در کوؤ نو بیا۔

جناب عبدالاکبر خان: ایډجرنمنټ ته ئے Covert کړئ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: که Covert کول غواړئ هغے ته ئے۔

(قطع کلامیاں)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زه کال اټینشن دغه کړم بیا د هغے نه پس ئے ایډجرنمنټ موشن کبنے Covert کوئ نو مخکبنے ماتہ اجازت را کړئ چه زه هم کال اټینشن پیش کړم۔

جناب سپیکر: ته خو خپل نمبر تیر کړه جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بنه جی۔

جناب سپیکر: خود هغوی ریکویسټ او شو او راغے چه که دا ایډجرنمنټ موشن ته بدلوی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زه خپل۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو موؤریئ کنه۔

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب، د دوئ نه پس بیا ټائم ماتہ را کړئ نو مونږه به پرے خبره او کړو۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، ڊیره مهربانی۔

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان۔

Sir, I wish to جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڊیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ invite the attention of this august House to a matter of public importance جناب سپیکر صاحب، زما لڙ غوندے جی، جناب سپیکر صاحب، زما ڊیپارٽمنٽ خورینو ڊیپارٽمنٽ دے جی خو زما مسئلہ لڙہ مختلفہ دہ جی۔ زما پہ خیال کنبے چہ کومہ مسئلہ نن پہ کال اٿینشن باندے زہ وایمہ، هغے کنبے به یو کس ہم نا اتفاقی، ٿول به Agree کوی جی۔ زہ دا وایم سر چہ پہ ڊیپارٽمنٽ کنبے، رینو ڊیپارٽمنٽ کنبے ڊ پٿواریانو پہ پوسٽنگ ٿرانسفر کنبے جناب سپیکر صاحب، برہ نہ لاندے پورے ڊیر سخت کرپشن روان دے او هغه کرپشن کنبے پٿواریان صاحبان، رینو ڊیپارٽمنٽ اهلکار مالدار کیری او د هغے ٿول زور پبلک نہ اوخی، رشوت نہ بغیر سر، زمونڙ رینو ڊیپارٽمنٽ کنبے هیش نہ کیری۔ (ٿالیاں) زمونڙہ اسرار صاحب خبرہ اوکرہ جی چہ دا شہ ایڈمنسٽریشن ڊ انگریز پہ ٿائم کنبے او پہ دے ٿائم کنبے یو دے۔ داسے چل نہ دے جی، انگریز پہ هغه ٿائم کنبے ایماندارہ وو، زمونڙ ڊیپارٽمنٽ کنبے ایمانداري نشتہ دے سر۔ دا داسے خبرہ دہ چہ هر چاته پکار دہ چہ او وائی او یو کس ٿے ہم نہ وائی جی۔ سر ماسرہ دلته دا کاغذونہ دی، آرڊر دی چہ پہ پینٽہ ورخو کنبے پینٽہ مختلف آرڊر کیری او هر یو سری بولی لگولے دہ چہ بولی زیاتہ شی، هغه کس چہ چا زیاتے پیسے ورکړے جی، هغه پوسٽنگ واخلی او بیا ایم پی اے گان داسے بدنامیری چہ هر یو سرے پوسٽنگ واخلی، ورته وائی یو چټ خو را واخلی منسٽر صاحب پہ نوم باندے، یو چټ را واخلی ڊ پی او آر صاحب پہ نوم باندے او کار پہ پیسو کیری۔ سر، دا مسئلہ دومرہ لویہ دہ چہ نن تاسو پہ دے باندے پوره خبرہ او نہ کړئ نو پہ دے دنیا کنبے او پہ هغے دنیا کنبے به ہم د دے خلقو مونڙہ گناہگار یو۔ (ٿالیاں) جناب سپیکر صاحب، دا پیسے چہ پٿواری صاحب، ڊی او آر صاحب، رینو ڊیپارٽمنٽ ته دا

تولے چہ عی، دا چا نہ او کاری؟ دا خلقو نہ او کاری او د دے مسئلہ داسے دہ جی چہ دا ہغہ کسان چہ تاسو کہ انتقال کوئی یا کوم کس چہ انتقال کوی، ہغے کبنے دیرے مسئلے نہ وی، د شاملاتو پہ زمکو کبنے مسئلے راشی، دیو پتے پہ بل خرخوی، پیسے خو پہ ہغے کبنے وی۔ کور کور د بنمنیانے د دے وجے نہ جوڑے دی جی۔ اسرار خان وائی چہ د بیور کریسی ایڈمنسٹریشن کبنے دا نوپا ناہی روانہ دہ، فائل دیر لوئے موؤ کیبری، کار نہ اوخی، دے سرہ بہ خہ کوؤ سر، دے کرپشن سرہ بہ خہ کوؤ؟ او چہ چا سرہ خبرہ کوے، وائی مونبرہ بے واکہ یو۔ سر، چہ نن مونبرہ د دے خلاف او نہ کرو، چہ نن مونبرہ دا شے تھیک نہ کرو۔

(تالیاں) زما ریکویسٹ دا دے چہ کم از کم پہ درے کالو کبنے خو زما تجربہ دا اوشوہ چہ یو راشی بل او بخبسی، مونبرہ وایو دا راغلو، خدائے د او کری، چہ ہغہ بل بہ بنہ وی۔ (تالیاں) یو راشی بل او بخبسی۔ جناب سپیکر صاحب، زہ وایم چہ د ہاؤس یو کمیٹی د جوڑہ شی او ہغہ د پہ دیکبنے او گوری چہ دا مسئلہ خنگہ حل کرو؟ دا خو وارانہ دہ، دا وارانہ دہ او دا د درے کالو نہ نہ دہ، دا د شل کالو نہ دہ او زیاتیری کمیٹی نہ، خو چہ نن مونبرہ چپ شو چہ نہ یرہ دا داسے دہ چہ منسٹر صاحب ز مونبرہ بہ خفہ شی۔ خدائے د، نہ زہ بہ ترے معافی او غوارم خود دے نہ تاسو کبنے یو کس ماتہ او وائی چہ انکار کوئی چہ دا کار واران دے کہ نہ دے واران، دا بہ چا تہ وایو سر، او چرتہ بہ ئے حل کوؤ؟ نو زما ریکویسٹ دا دے سر چہ کمیٹی د جوڑہ شی او د دے د مونبرہ فیصلہ او کرو، دا ایوان د او کری چہ د دے حل او کرو او دا شے تھیک کرو جی۔ دیرہ مہربانی۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، ماتہ لہر اجازت را کری۔

جناب سپیکر: دا کال اتینشن دے ملک صاحب، کال اتینشن دے، کال اتینشن

باندے تقریر نہ شی کیدے، لہر صبر او کرہ کنہ۔

جناب عبدالاکبر خان: سپیکر صاحب، کہ دوئی دا غواری، دا تہول ہاؤس غواری او

زما پہ خیال دیرہ اہم خبرہ دہ چہ دا ایڈمٹ شی د د سکشن د پارہ۔

جناب سپیکر: نو دا منسٹر، گورنمنٹ خو واورو کنہ جی، اول خو منسٹر اوریدل

دی۔

جناب عبدالاکبر خان: نہ جی، ہفہ خو تاسو اوونیل چہ Identical call attention دے، ہفہ خو دیو بل نہ مختلف کال اتینشنز دی۔ مونبرہ وایو چہ ریونیو دیپارٹمنٹ Overall دغہ باندے دسکشن او Including ہم دا چہ کومہ خبرہ دہ۔
Mr. Speaker: Ji. Honourable Minister for Revenue, please.

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال): شکر یہ، جناب سپیکر۔ سر، میں پہلے ثاقب بھائی کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ یہ بات جس طرح ثاقب صاحب نے کہی ہے، یہ رپورٹ مجھے بھی ملی ہے، آپ نے بھی شکایت کی تھی، ارباب صاحب نے بھی شکایت کی ہے، عالمگیر خان نے بھی کی ہے، طہماش خان نے بھی کی ہے اور عاطف خان نے بھی کی تھی۔ اس پر میں نے انکو آڑی کی جو میرے نوٹس میں آیا اور اس کی میں تصدیق کرتا ہوں کہ ہاں، جس طرح یہ کہہ رہے ہیں ٹھیک ہے، اس پر میں نے سی ایم کو لیٹر لکھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں تو جب وہ کہہ رہے ہیں کہ ٹھیک ہے تو پھر کیا ایکشن لیا ہے؟

وزیر مال: سر، میں جواب دے رہا ہوں، میں نے سی ایم کو، چونکہ آپ کو پتہ ہے جی کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں جی صرف سولہ گریڈ تک منسٹر کے اور ایس ایم بی آر کے پاس اختیار ہے، سترہ اور اٹھارہ جو ہے، یہ بد قسمتی سے ایس اینڈ جی اے ڈی کے پاس اختیارات ہیں، اس پر میں نے لیٹر لکھا ہے سی ایم کو کہ مہربانی کریں اور اس کی یہ شکایت ہو رہی ہے، اس کو یہاں سے Remove کیا جائے اور کوئی ایسا آفیسر مجھے دیا جائے، اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ اس کے بعد پھر ان لوگوں کی شکایت آئی، میں نے اس پر ریماٹنڈر دیا لیکن ابھی تک اس کا کوئی جواب نہیں آیا، تو اب میں یہی کر سکتا ہوں کہ میں نے اپنا فرض ادا کیا، میں نے اپنا لیٹر بھیج دیا سی ایم صاحب کو، اب اس کے بعد ان کا جو بھی طریقہ کار ہوگا، وہ آپ ان سے یہ کرائیں، ان سے ریکویسٹ کریں کہ اس کو ہٹائیں۔

جناب سپیکر: ابھی۔۔۔۔۔

وزیر مال: اور دوسرا سر، یہ ہے کیونکہ پٹواری کے اختیارات جو ہوتے ہیں، یہ ایس ایم بی آر، منسٹر کے پاس نہیں ہوتے، ہم سے سفارش کر دیتے ہیں کہ یہ ڈی او آر کا اختیار ہے اور اس کیلئے طریقہ کار ہے، کیبنٹ نے ایک فیصلہ کیا ہے کہ ایک سال تک ٹرانسفر نہیں ہوگی، ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا، اس کرپشن کو ختم کرنے کیلئے ہر دوسرے دن ٹرانسفر ہو رہا تھا، تو ایک سال کا اختیار ہے، اگر کوئی شکایت ہو تو اس پر ہو سکتا ہے، تو اس میں ایک پر اہم یہ بھی ہے۔ دوسرا میرے بھائی نے ایک فرمایا ہے کہ یہ کچھ ایسے کام ہو رہے ہیں جو عدالت کے Against ہیں۔ سر، یہ ہے کہ پروموشن کا ایک طریقہ کار ہوتا ہے جی، اس کیلئے ڈی پی سی ہوتی ہے جی لیکن

کچھ ہمارے پچھلے دور میں لوگ عدالت کے 'تھرو' جوڈیشل آرڈر پر نائب تحصیلدار پروموٹ ہونے ہیں جی، نئے ایس ایم بی آر صاحب کا یہ ایک Plea ہے، ان کا یہ خیال ہے کہ یہ چونکہ لوگوں کی حق تلفی ہوئی ہے اور اس میں صحیح 'پراپر' طریقہ اختیار نہیں کیا گیا جو کہ قانون میں ہونا چاہیے تھا، جوڈیشل آرڈر کے تحت یہ آرڈر نہیں ہو سکتے تھے۔ اس سلسلے میں اس نے یہ ایک رپورٹ تیار کی ہے، یہ پچاس ساٹھ بالکل آدمی ایسے ہیں جن کے خلاف یہ کیس شروع ہے کہ بھی، ان کے خلاف ڈی پی سی، دوبارہ ڈی پی سی کی جائے اور ان کو پروموٹ کیا جائے اور باقی جس طرح انہوں نے کہا ہے، تنخواہ کے متعلق تو میں نہیں کہہ سکتا، تنخواہ کسی کی بند نہیں ہے جی، ہو سکتا ہے کچھ لوگ بورڈ آف ریونیو میں ہوں جو ادھر ابھی پوسٹنگ کیلئے انتظار میں ہوں، ایسی بات نہیں ہے، اگر آپ اس پر تسلی چاہتے ہیں تو میں ان کو پورا وہ ریکارڈ دکھانے کیلئے تیار ہوں، جس طرح آپ مناسب سمجھتے ہیں۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب! یہ کچھ ایک ریکویسٹ آئی ہے کہ اس کو ایڈجرنمنٹ موشن میں تبدیل کریں کہ یہ دو چار بولنا چاہتے ہیں، آپ کو کوئی اعتراض ہے؟
وزیر مال: ہو جائے جی، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Call Attention Notice moved by the honourable Members may be converted into adjournment motion and admitted for discussion today? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention is converted into adjournment motion and admitted for discussion today.

جی اکرم خان درانی صاحب فسط، اس کے بعد پھر آپ

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، آپ کی بڑی مہربانی جی۔

Mr. Speaker: Please start discussion.

قائد حزب اختلاف: یہ مسئلہ چونکہ ایوان میں آیا ہے اور مجھے خود بھی تعجب ہوا کہ منسٹر بھی گورنمنٹ کا حصہ ہیں اور دو ایم پی ایز جو ہیں، وہ بھی گورنمنٹ کا حصہ ہیں۔ جس ڈیپارٹمنٹ کی بات ہے میں اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ میں نے خود بھی کوشش کی تھی کہ اس کو اصلاح پہ لاؤں اور یقیناً اس میں بہت سی ہماری گورنمنٹ میں میں نے دو سال Ban بھی لگایا ٹرانسفر پہ کہ میں اس کی اصلاح کروں لیکن مجھے عجیب سا لگا

کہ مجھے ایسی جگہوں سے بھی ٹیلیفون آگئے جو کہ اسلام آباد کے ساتھ، اور میرے خیال میں اس ملک کا جو سب سے بڑا عمدہ ہے، اس کا بھی پٹواری کیلئے مجھے ٹیلیفون آیا (تالیاں) اور پھر وزیر اعظم کا بھی آیا، صدر کا بھی مجھے آیا اور پرائم منسٹر کا بھی آیا اور میں نے انکار کیا۔ پھر دو سال بعد۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: یہ پٹواری صاحب کیلئے۔۔۔۔۔

(تقریر)

قائد حزب اختلاف: نہیں جی، میں نام لینا چاہتا، صدر بھی تبدیل ہو چکے ہیں، وزیر اعظم بھی تبدیل ہو چکے ہیں لیکن ایمان سے میں نے پھر بھی بات نہیں مانی۔ پھر مجبور ہو کر میں نے اپنے سے یہ ڈیپارٹمنٹ ایک دوسرے وزیر کو دیا۔ چونکہ یہ ڈیپارٹمنٹ میرے پاس تھا، ابھی جس بندے کے بارے میں بات ہو رہی ہے، میں نے تو As a Chief Minister بھی اس آدمی کو دیکھا ہے اور میرے کچھ قریب بھی نہیں رہا ہے، کمشنر افغان ریفریوجیز بھی میں نے دیکھا، اس محکمہ کی اس نے اصلاح کی، وقار ایوب نے اور ابھی بھی میرے خیال میں اگر یہ آدمی رہا تو اس محکمے کی اصلاح ہو جائے گی۔ (تالیاں) اور کوئی بھی، کوئی بھی پٹواری کسی ایم پی اے کے پیچھے نہیں جائے گا، کوئی بھی تحصیلدار کسی ایم پی اے کے پیچھے نہیں جائے گا اور میرے خیال میں سب سے اچھی بات یہ ہے کہ ہم پٹواری اور تحصیلدار کی سفارش کو چھوڑ دیں اور اس وقت میرے ذہن پہ بوجھ تھا جب میں اٹھ گیا، میں نے اسرار خان کو بھی ادھر بلایا جس کا میں بہت احترام کرتا ہوں، منسٹر صاحب میرے بھائی جیسے ہیں لیکن مجھ پہ ایک ذہنی بوجھ ڈال دیا گیا۔ اگر ایک شریف آدمی جو کہ میں جانتا ہوں کہ ابھی یہ ایماندار آدمی اس ڈیپارٹمنٹ کی اصلاح کے پیچھے لگا ہے اور مجھے اس پہ یقین ہے کہ یہ ڈیپارٹمنٹ کی اصلاح کرے گا، اگر اس وقت میں خاموش رہوں تو میرے خیال میں پھر میں خیانت کر رہا ہوں (تالیاں) اس لئے میں نے دل کی بھرپور نکالی اور میں آپ کو اسی ایوان سے، اگر اس ایس ایم پی آر کو آپ اختیار دے دیں، ٹھیک ہے احترام ایم پی اے کا یا منسٹر کا اگر نہ ہو تو یہ نظام نہیں چل سکتا لیکن یہ آدمی جو ہے، میں مجبور ہوں کہ اس کی ایمانداری کی بھی بات کروں اور فرض شناسی کی بھی بات کروں اور اس نے جو اصلاح شروع کی ہے، اس کی بھی میں تائید کرتا ہوں۔ میری ان باتوں سے اگر کسی کے دل میں تھوڑی سی بھی کوئی تکلیف ہوئی ہو، کیونکہ یہ میرے بھائی ہیں، میں آج اپنے اس کو لیگ کے ساتھ بیٹھا ہوں لیکن میں مجبور تھا کہ اگر میں یہ بات نہ کروں تو مجھے ذہنی پریشانی ہوگی اس لئے آپ نے موقع دیا، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جناب میاں افتخار حسین صاحب۔۔۔

(تالیاں)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، آپ کی بڑی مہربانی۔ زہ د اکرم درانی صاحب د زرہ د کومی نہ مشکوریم چه هغوی کومے خبرے چه ما کول غوبنتل، هغوی مخکبنے او کرے۔ تاسو دلته د وقار ایوب صاحب ذکر او شو، د ایس ایم بی آر ذکر او شو، افسران د خدائے فضل دے ٲول بنه دی، داسے نه چه گنی یو مخصوص خلق خراب دی، سرے وائی چه گنی ٲول خلق خراب دی خو وقار ایوب صاحب چه په کوم خائے کبنے د ایس ایم بی آر په حیثیت ناست دے، زما په خیال د دے نه مخکبنے ریکارڈ د راواخلی او اوسنے، د هغه دیو دوه درے میاشتو ریکارڈ د راواخلی، د زمکے آسمان فرق دے۔ تکلیف ولے جوړ شو؟ وائی د وزیر اعلیٰ نه منی، داسے افسر به وی چه د وزیر اعلیٰ به نه منی، خو چه خبره د منلو وی کنه؟ (تالیاں) خبره چه د منلو وی نو هغه خلق منی۔ داسے افسر چه هغه ته پخپله ٲته ده چه که زه دا خبره منم نو ٲیپارٲمنٲ زما نه وړانٲیری، هغه به خامخا وزیر اعلیٰ په اعتماد کبنے اخلی، هغه به ورته وائی چه دا خبره د کولو نه ده ځکه چه که زه دا کار کومه نو دا خبره بیا وړانٲیری او تر څو چه دا خبره شوه نو د دے افسر پروٲیکشن ٲکار دے، چرته په خطا باندے او په داسے محکمہ چه څوک کبنینی لکه بیخی د سرو مچھو په گبین چه ناست ئے او هر وخت د ٲکونو ٲکبنے مطلب بیسماره امکانات وی، هغه نه باوجود چه کوم دے نو هغه هغلته ناست دے او ٲیر په ایماندرائی باندے خپل کار کوی او زه ئے ذاتی طور، د اکرم درانی صاحب غوندے نه پیژنم ځکه چه درانی صاحب وزیر اعلیٰ ٲاتے دے او زه یو عام کس دلته یم خو د هزارے په واقعاتو کبنے ما د ٲیر نزدے نه لیدلے دے چه په څومره ایماندرائی ئے کار کرے دے، سره د دے چه ٲیر نازک صورتحال وو او داسے وو چه دا خپل سیاسی گوندونو او دا خلق خپلو کبنے جنگ ته تیار وو خو چه کوم رپورٲ دوئی ورکرے دے، کوم په ایماندرائی باندے ورکرے دے او هغه مسئله په کوم صورتحال کبنے هغوی Face کرے ده، زه وایم چه آفرین په داسے افسرانو چه هغه نه سفارش منلے دے، نه د چا طرف ئے کرے دے، نه ئے ٲریشراغستے دے۔ نن هم چه کوم دے نو هغه په یو داسے خائے

کبنے ناست دے ، زہ وایم چہ کہ زما ورونہ ترے نہ خفہ ہم وی نو غلط فہمی بہ ضرور وی ، غلط فہمی لرے کول غواہی۔ پہ مینخ کبن ناستے غواہی او د دغے ایس ایم بی آر پروٹیکشن کول غواہی۔ ہغہ نن پتواریانو تہ تینگ دے چہ پتواریانو تہ درانی صاحب او وئیل چہ د حکومت پاکستان صدر ہم نہ شی تینگیدے ، دا مونہہ او تاسو خو پکبنے ہسے پہ حساب کھاتہ کبنے یو ، مونہہ خو پہ حساب کبنینو نہ ، او بیادا قسم ہم او خورئ چہ کوم ایم پی اے خفہ وی نو ولے خفہ وی؟ پہ دے باندے خفہ وی چہ ہغہ پتواری د خپلے خو بنے غواہی نو چہ د خپلے خو بنے پتواری غواہی نو کوم پتواری د ایمانداری کار کرے دے چہ دا بنہ دے او دا بنہ نہ دے خو یو پکبنے یو رنگ غور پرے کوی او بل ئے بل رنگ پرے کوی ، یو د یو ترور ءوئے او بل د بل ترور ءوئے (تالیان) کہ چرتہ دا ایمان ءوک تیروی او دا خبرہ کوی ، زہ دے ہاؤس کبنے چہ زما وزیر صاحب ناست دے او ہغہ پخپلہ باندے خبرہ او کرہ نو کہ چا پتواری قابو کرو نو د دے مطلب دادے چہ دا تہولہ دنیا ئے قابو کرہ۔ دا خونہ دہ چہ پہ ورومبی ءل دا خبرہ شوے دہ ، ثاقب صاحب چہ ءنگہ وائی چہ د شلو کالوراسے دا یوشے راروان دے ، اوس د تھیک کیدو د پارہ مونہہ یو داسے افسر کبنینولے دے ، تجاویز راورل غواہی ، خبرہ کول غواہی او دا ہاؤس د ءدائے ءان تہ مخے تہ کری او قرآن قسم د اوخری چہ زہ بہ د پتواری د ءدائے د پارہ ہم سفارش نہ کوم ، د پیسود پارہ خود سراوخری نو بیا ہم چہ کوم دے د تھیک کیدو امکان شتہ او کہ یو یو پتواری سری پہ ترخ کبنے نیولے وی او کہ دا پتواری رانغلو ، زہ خفہ یم او کہ دے رانغلو ، زہ خفہ یم او گروپنگ ئے ہم جوہ کرے وی نو دا مسئلہ حل کیری نہ ، او زہ سپیکر صاحب ، ڍیر پہ ایمانداری سرہ دا خبرہ کوم چہ زما ہم درے کالہ د وزیر پہ حیثیت اوشو ، ما تہ خو چہ ءوک د پتواری خبرہ او کری ، زہ وایم کہ ہر ءہ راتہ وایے خو پہ دے کھاتہ کبنے بہ خبرہ نہ کوے۔ زما پکبنے نہ خپل شتہ او نہ پردے شتہ ، چہ پہ کوم کوم ءائے کبنے د حکومت پہ کار باندے یو سرے لگیدلے وی ہم ہلتہ پکار دے۔ دا د خپلے خو بنے پتواری راوستل ، دا پردی زمکے ءان پسے لیکل ، دا پردی زمکے بل پسے لیکل ، چہ پتواری تہ پروٹیکشن نہ وی ، پتواری ءہ شے وی؟ چہ د پتواری پہ سر زہ نہ یم ولاہ ، پتواری

خه وی، د پتواری په سر چه حکومت نه وی ولاړ نو بیا هغه خه وی؟ چه عوامی نمائنده نه وی ولاړ نو خه وی؟ پتواری نه مونږه بلا جوړه کړې ده ځکه چه زمونږ پکښه خپل غرضونه وی۔ راځی چه خدائے رسول خان ته مخه ته کیږد او نن دا چه کوم افسر راغلی دے، ده سره مدد هم او کړو، دا چه کوم مشکل دے چه دوی وائی چه څنگه به حل کیږی، سیوا د دے نه ئے بله لاره نشته دے چه د پتواری د سر نه لاس اخوا کړی، د پتواری سفارش مه کوئی، په پتواری باندے اودرپرئی مه او د بے ایمانی ریکارډ ئے راوړی، زه درسره د دے اسمبلئی په فلور باندے وعده کوم چه هغه پتواری چه په سر کښه جغ لری او چه د هر چا سره وی، زه به ورله په ایماندارئ سزا هم ورکوم او تهپیک هغه پتواری سسپنډ کوؤ به هم او که کیدے شی نو د نوکړئ نه به ئے هم اخوا کوؤ۔ که دا مثال موقائم نه کړو، تاسو بیا اووایی چه یره دا حکومت بے ایمانه دے۔ مونږ د بے ایمانی ملگرتیا نه کوؤ خو چه د شلو کالو بے ایمانی موجوده وی نو په طریقه به ئے اخوا کوے، هغه له به یو لاره گورے او دا خبره ډیرے آسانے دی چه دا هیڅ بنه نه دی، دا هر خه خراب دی خو د مخکښه په نسبت په دیکښه ډیر فرق راغلی دے، په دیکښه بالکل تجاویز منو، د تجاویزو په رنرا کښه اصلاح منو، دوی پکښه گرداور، پتواری دا ټول، دا ټول یو لیول دے، دوی کښه فرق نشته دے او جناب سپیکر صاحب، که زه تاسو ته دا خبره او کړم چه په دے کومو سیلاب راغلی دے، په سیلاب کښه ریکارډونه غائب شوی دے، سیلاب بهانه شوی دے او د ټولو ریکارډونه غائب شوی دے۔ مونږه دا ستینډ اغستے دے، ورته مو وئیلی دی چه که چا اخوا دیکخوا او کړل، داسے شکایت هم وو چه زمکه زما وه او درج کیده به بل پسے، وائی ریکارډ ئے موجود نه دے نو دا حکومت غافل نه دے؟ که وزیراعلیٰ صاحب دے، که زمونږ وزیران صاحبان دی، زه به اووایمه چه د اپوزیشن مشران چه نن اکرم درانی صاحب په کومه ایماندارئ سره خپل کردار ادا کړو چه مونږ ټول خلق داسے په ایماندارئ کردار ادا کوؤ، زه نه منم چه داسے یو بے ایمانه پتواری به راشی چه هغه په دے ځائے کښه بے ایمانی اوکړی او حالات به خراب کړی۔ زه یو ځل بیا بخښنه غواړم که زما په دے خبرو د هر چا زړه ته تهیس رسیدلے وی، د ریونیو ډیپارټمنټ سره انصاف کول

غواہی، ریونیو ڈیپارٹمنٹ ته لہر اختیار ورکول غواہی۔ دا یو خبره چه مونہر اوس دا ہول سسٹم کمپیوٹرائز کوؤ، دا د دے د پارہ د آئی تہی نہ چه زمونہر کوم ڈیپارٹمنٹ لگیا دے، مونہر دا ہول د پتواریانو دا سسٹم کمپیوٹرائز کوؤ چه د خپلے خوبنے رجسٹر کبنے لیکل نہ وی، پہ خپلہ خوبنہ باندے اخوا کیدل نہ وی او چه کوم سرے پہ کور کبنے یو شے Click کری، هغه ته به خپل ریکارڈ راخی۔ مونہر پہ دے ہولو خبرو کبنے لگیا یو خود شلو، پنخویشت کالو د خرابتیا د پارہ لہر صبر و تحمل نہ هم کار اغستل غواہی او داسے جذباتی انداز کبنے تصویر پیش کول چه گنی بس هر شه و ران دی او سمیری نہ، نوزہ وایم چه دا یو ایس ایم بی آر چه مونہر دغلته لگولے دے، دا مو د دے د پارہ لگولے دے او زہ جناب سپیکر صاحب، هم دا درته وایم چه زما ئے هم نہ دی منلی، کہ زہ نن پہ دے هاؤس کبنے دلته ولا پریم او زہ دا خبره کوم چه زما ئے نہ دی منلے، زما انا ته تھیس رسیدلے دے، زہ هم ڈیرے خبرے کولے شم خو چه زما ئے نہ دی منلی، ڈیرے بنه کری دی چه د ایماندارئ کار ئے کرے دے، زہ ورلہ پہ هغه شاباسے ورکوم، زہ ورسره پہ ایماندارئ کبنے ولا پریم او د اسمبلی نہ طمع، توقع کوم چه هغوی به هم پہ دے ایماندارئ کبنے د داسے ایماندارو افسرانو سره ملگرتیا کوی۔ د دوئ، د ثاقب صاحب خبره د ہول ڈیپارٹمنٹ د کرپشن دہ او د هغوی صرف فرق د ایس ایم بی آر پہ حوالہ باندے دے، لہذا د کرپشن پہ بنیاد بالکل مونہر حکومت دا وعدہ کرے هم دہ او وعدہ کوؤ هم چه چرتہ چرتہ کرپشن وی، هغه به ختموؤ خو کہ دایس ایم بی آر فرد پہ حوالہ د دوئ خبره وی، دا یو مخصوص غلط فہمی کیدے شی، د غلط فہمی د لرے کولو د پارہ به کوشش کوؤ، دوئ به خپلو کبنے یو خائے کبنینوؤ خو دا خبره داسے خائے ته بوتلل نہ غواہی چه هغه زمونہر نہ ایماندار افسر خراب شی او بے ایمانہ افسر راشی او دا حالات نور هم د قابو نہ بھر شی۔ ڈیرہ ڈیرہ مننہ، شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ، میان صاحب۔ معزز اراکین اگر سب اجازت دیتے ہیں تو اس ایشو پر اگر

Next time Further debate ہم کریں، تو ٹھیک ہے؟

آوازیں: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: ابھی نماز کا ٹائم بھی۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، اس کو Continue رکھیں گے؟
جناب سپیکر: ہاں، اس کو Continue رکھیں گے۔ آپ اجازت دیتے ہیں، ہاؤس کی طرف سے اگر
اجازت ہو؟

آوازیں: اجازت ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یوجی، لیکن ایک بات جو تنخواہ بند ہے اور ڈی پی سی نہیں ہوئی، یہ کل پرسوں تک اس کی
بھی رپورٹ ذرا ادھر آنی چاہیے۔ یہ جو دو باتیں ہونیں، یہ میاں صاحب نے بڑی ایمانداری سے ایک بات
کہی کہ اصلاح کی بات ہے نا، تو اس میں تھوڑی سی اصلاح کی ضرورت ہے۔ یہ ڈی پی سی اور تنخواہ بند والی
بات منسٹر ریونیو! آپ کل اس کے ساتھ آئیں گے۔ شکر یہ۔
The sitting is adjourned till 10:00 am of tomorrow morning; thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 12 اپریل 2011، صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

سوالات منجانب مفتی سید جانان، رکن صوبائی اسمبلی

سوال نمبر 1010: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

- (الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا جنگ سے متاثرہ اضلاع میں تعمیر و ترقی کا کام کر رہا ہے؛
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ جنگ سے متاثرہ علاقوں کو چھوڑ کر دوسرے علاقوں میں تعمیر و ترقی کے کام کر رہا ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

- (1) محکمہ کن اضلاع میں کام کر رہا ہے؛
(2) جنگ سے دو مرتبہ متاثر یونین کو نسل، طورہ وڑی میں محکمہ نے اب تک کیا کام کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جواب: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔

- (ج) (1) محکمہ مالا کنڈو ویشن میں سوات، بونیر، شانگلہ، دیر اپر اور دیر لویئر اور ہنگو میں بحالی اور تعمیر نو کا کام کر رہا ہے۔

(2) کوئی کام نہیں ہوا۔

سوال نمبر 1011: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

- (الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو میں حالیہ دہشت گردی سے تباہ شدہ سرکاری / نیم سرکاری املاک کی دوبارہ تعمیر و مرمت کیلئے فنڈ مہیا کیا گیا ہے؛

- (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو 2008 اور 2009 میں مذکورہ ضلع کو کتنی رقم دی گئی اور کہاں کہاں خرچ کی گئی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ مقامات میں موضع شاہو خیل اور طورہ وڑی بھی شامل ہیں اور وہاں پر کیا کام کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جواب: (الف) جی ہاں۔

- (ب) سال 2008 اور 2009 کی تفصیل فراہم کی گئی، نیز مذکورہ مقامات میں موضع شاہو خیل اور طورہ وڑی شامل نہیں ہیں۔